

मासिक "देश सेवक" देहरादून

MONTHLY "DESH-SEWAK" DEHRADUN.

جلد نمبر ۳۳
شمارہ نمبر ۱

ماہوار رسالہ

دیش سیوک
دہرہ دون

قیمت فی کاپی
ایک روپیہ Rs1/-
چندہ سالانہ
بارہ روپے Rs12/-

ری پبلک ایڈیشن
سنہ ۱۹۸۰ء

جمہوری قطعات

(۱)

ہم کو چھبیس ۲۶ جنوری کا دن یہ دیتا ہے پیام
زر کی پوجا چھوڑ کر انسانیت کا دم بھریں
خدمتِ قوم و وطن ہو زندگی کا مدعا
دیش کی خاطر جئیں اور دیش کی خاطر مریں

(۲)

پوجا فضول اُس کی ہے بے کار ہے نماز
انساں سے بے غرض جو محبت کر نہ سکے
بالکل فضول زندگی اُس آدمی کی ہے
جو اپنے دیش کی کوئی خدمت نہ کر سکے

(۳)

دشمن کی شرارت سے خبردار رہیں گے
ہشیار تھے ہشیار ہیں ہشیار رہیں گے
خدمت کریں گے دوست کی تیروں کی چھاؤں میں
لیکن عدو کے واسطے تلوار رہیں گے

(۴)

آیئے عہد کریں مل کے سبھی آج کے دن
ہند کو ہم کبھی بدنام نہ ہونے دیں گے
جس سے خطرے میں پڑے قوم و وطن کی عزت
دیش میں ایسا کوئی کام نہ ہونے دیں گے

(۵)

کشتی کو غرق کر سکے طوفاں کی کیا مجال
لیکن یہ شرط ہے کہ خدا پاسباں رہے
نقشہ بدل ہی ڈالیں گے بھارت کا ایک دن
کیا کام غم کا اس جگہ خوشدل جہاں رہے

پنڈت خوشدل

RIZWAN


ہمارے تمام سرپرستوں، بہی خواہوں اور گراہکوں کو
یوم جشن جمہوریت مبارک ہو
خوش خبری
انڈین آکسیجن لمیٹڈ کے واحد ڈسٹری بیوٹرز
DISTRIBUTORS OF INDIAN OXYGEN LTD.
FOR ALL KINDS OF MATERIALS FOR ELECTRIC & GAS AND INDUSTRIAL GASES.
ہمارے ہاں ہر قسم کے گیس اور الیکٹرک ویلڈنگ کا سامان مثلاً ٹرانسفارمرس۔ ریکٹی فائرس بلو پائپس۔ ریگولیٹرس۔ ویلڈنگ راڈ اور فلکس ہر ایک قسم کے الیکٹرک ویلڈنگ الیکٹروڈس میسرز انڈین آکسیجن کا بنا ہوا ہر وقت نہایت کفایت دام پر ملتا ہے۔
اس کے علاوہ ہمارے ہاں ڈیزل انجن، فیول پمپ اور ان کے نوزل واجبی داموں پر تسلی بخش طریقے سے مرمت کئے جاتے ہیں۔
ARC BRAZER
PVT. LTD.
آرک بریزر پرائیویٹ لمیٹڈ
20 JACKERIA BUNDUR ROAD.
COTTON GREEN. BOMBAY — 400033
ESTABLISHED. 1944
GRAMS: ARC BRAZER BOMBAY.
گرامس:- آرک بریزر- بمبئی
قائم شدہ ۱۹۴۴ء
MANAGING Director INDER NATH SHARMA.
ورکس اور شوروم
۲۰ء زکریا بندر روڈ
کاٹن گرین ریلوے اسٹیشن بمبئی
فون نمبر 395731—395732
ٹیلکس:- 011—4973
دفتر
۲۴/۷ فارس روڈ
متصل میونسپل ورکشاپ
بمبئی ۸
فون نمبر 374443/378898



سالِ نو کی خوشی مبارک ہو!

پنڈت خوشدل

دیش بھگتو وطن کے غمخوارو! | خاکِ بھارت کے اے پرستارو
سنگیوں سے محل کے معمارو | روشنی کے بلند مینارو

تم کو یہ روشنی مبارک ہو
سالِ نو کی خوشی مبارک ہو

اے غریبو خوشی سے بیگانو | آدمیت کے زندہ افسانو!
شمعِ غربت کے خاص پروانو | رب کے بندو، شریف انسانو!

تم کو یہ مفلسی مبارک ہو!
سالِ نو کی خوشی مبارک ہو!

زر پرستو! وطن کے غدارو | خود پسندو، شریرو، مکّارو
بے ضمیرو، سزا کے حقدارو | مال و دولت کے سرخ انگارو

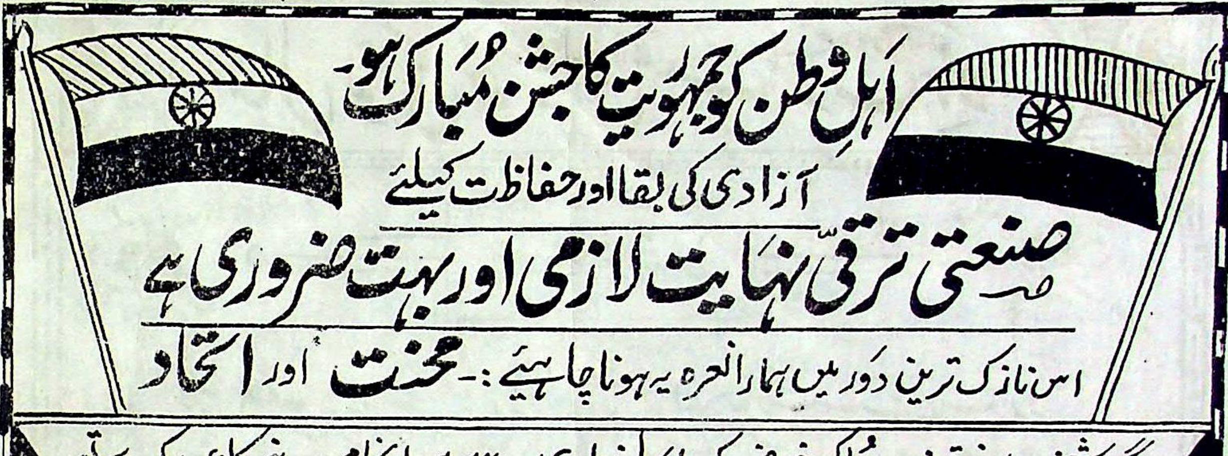
تم کو خود غرضی مبارک ہو!
سالِ نو کی خوشی مبارک ہو!

اے ذہین سیاسی فرزانو | ملک و ملت کے اے نگہبانو
مال داروں کے خاص مہمانو | لیڈرو! لیڈری کے دیوانو

تم کو یہ لیڈری مبارک ہو
سالِ نو کی خوشی مبارک ہو

او قسمت کے ماننے والو | نیند غفلت میں سونے والو
راہِ ہستی کو چھاننے والو | حق کو خوشدل نہ جاننے والو

تم کو یہ زندگی مبارک ہو
سالِ نو کی خوشی مبارک ہو



اگر ہر شخص اپنے قومی و ملکی فرض کو ایمانداری سے سرانجام دینے کا عہد کرے تو ہمارے دیش کے عوام قابلِ فخر بن سکتے ہیں۔

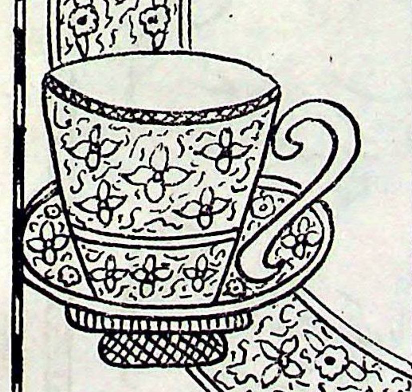


HITKARI POTTERIES
PVT. LTD.

: REGD OFFICE :

VANDHNA
11, TH. FLOOR 11, TOLSTOY MARG.
NEW DELHI—110001

PRODUCT WITH DISTINCTION.

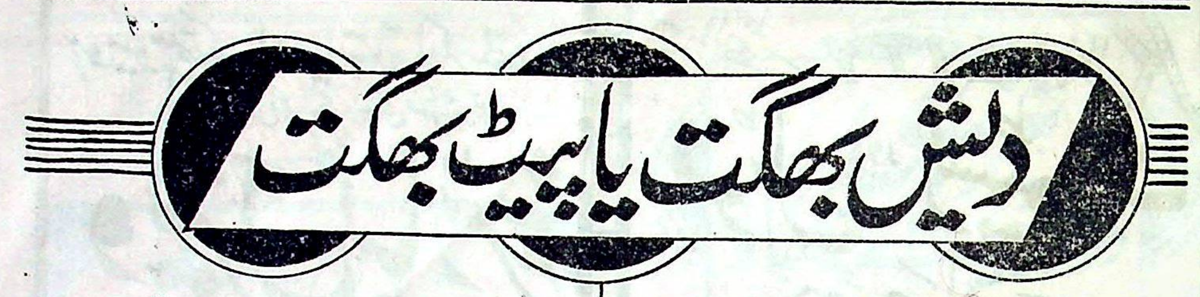


ہتکاری پوٹریز
پرائیویٹ لمیٹڈ
"وندنا" ۱۱- ٹالسٹائی مارگ - نیو دہلی

فون نمبر
45909 اور 45900

AVAILABLE AT ALL LEADING STORES.

تار کا پتہ :- ہٹ پاٹ **HIT-POT**



جاپان کے چھوٹے چھوٹے بچّوں کو کچھ باتیں زبانی یاد کروائی جاتی ہیں جو سوال وجواب کی صورت میں ہوتی ہیں تین سوالات اوران کے جوابات ملاحظہ کیجئے۔

سوال :۔ تم سب سے زیادہ کس کا احترام کرتے ہو؟

جواب :۔ مہاتما بُدھ کا۔

سوال :۔ اگر کوئی شخص مہاتما بُدھ کی شان میں گُستاخی کرے تو تم کیا کروگے ؟

جواب :۔ ہم اس کا سر کاٹ لیں گے۔

سوال :۔ اگر مہاتما بدھ بھارت میں پھر جنم لیکر بھارت یا کسی دوسرے ملک کی فوج کے ساتھ جاپان پر حملہ آور ہوں تو تم کیا کروگے؟

جواب :۔ ہم مہاتما بدھ کا سر کاٹ لیں گے۔

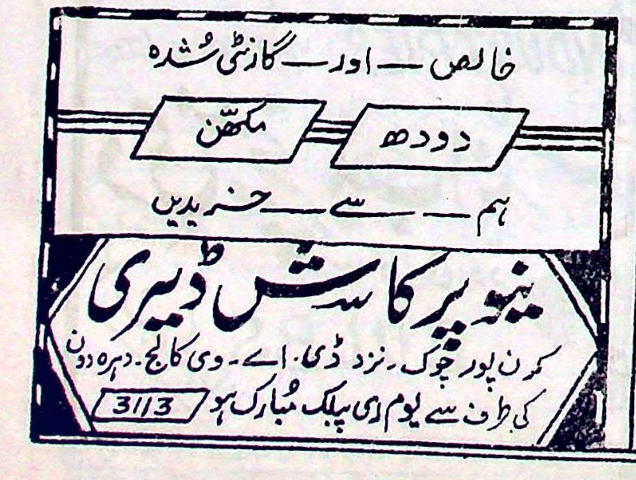
یہ ہے سچّی اور اصلی دیش بھگتی۔ دھارمک مانیتائیں اور مذہبی عقیدے انسان کے من کو شانتی دینے کے لئے ہوتے ہیں۔ لیکن جس دیش میں انسان پیدا ہوتا ہے اور پرورش پاتا ہے اس دیش کی ترقی خوشحالی اور حفاظت کرنا اس کا اوّلین فرض ہے۔ جو شخص اپنے دیش پر اپنے مذہب کو ترجیح دیتا ہے۔ جو انسان اپنے دیش کے دشمنوں سے ہمدردی رکھتا ہے۔ اور دھرم یا مذہب کی آڑ میں اپنے وطن کے مخالفوں کا ساتھ دیتا ہے وہ وطن دشمن یا دیش دروہی ہے۔

آج بھارت میں چاروں طرف جو نفسا نفسی پھیل رہی ہے، ہر طرف غنڈہ گردی، بھرشٹاچار اور لاقانونی کا دَور دَورہ ہے۔ اس کی سب سے بڑی وجہ یہی ہے کہ بھارت میں سچّی دیش بھگتی نہیں رہی۔ اور یہاں کے اٹھانوے فیصدی دیش بھگت اب پیٹ بھگت بن چکے ہیں۔ بیشتر بھارت واسیوں کا واحد مقصد ہر جائز یا ناجائز طریقے سے مال دولت پیدا کرنا ہے چاہے اس کے لئے جھوٹ بولنا پڑے۔ چاہے خوراکی اشیاء میں ملاوٹ کرنا پڑے۔ خواہ اپنے ہموطنوں کو دھوکا دینا پڑے یا وطن دشمن عناصر سے ملکر وطن کو دوبارہ غلام بنانے کی سازشوں میں شامل ہونا پڑے۔

ضرورت ہے کہ اس صورتِ حالات کا خاتمہ کرنے کے لئے کوئی فوری طور پر مضبوط اور مؤثر اقدام کیا جائے اور لوگوں میں سچّی دیش بھگتی کے جذبات پیدا کرنے کے لئے موجودہ ناقص اور غلط طریقہ تعلیم میں فوراً تبدیلی کی جائے۔ مجھے خدشہ ہے کہ اب پانی سر تک پہنچ چکا ہے۔ کچھ عرصہ تک حالات کو اگر یوں ہی چلنے دیا گیا تو خونی انقلاب کو یہاں کوئی نہ روک سکے گا۔ کیونکہ ؎

سب دیش بھگت اُٹھ گئے اب پیٹ بھگت ہیں
ہمدردِ ملک وقوم کے لائیں کہاں سے ہم

(پنڈت خوشدل)







اہلِ وطن کو

جشن جمہوریت مبارک ہو

ایکبار پھر ہم قوم و وطن کی خدمت کیلئے اپنے آپ کو وقف کرنیکا عہد کرتے ہیں

THE MINIATURE BULB INDUSTRIES (INDIA) PVT. LTD.

دی مینیچر بلب انڈسٹریز (انڈیا) پرائیویٹ لمیٹیڈ

۱۳۱ کالونی روڈ دہرہ دون

COMET BULBS



آج ہر سیاسی پارٹی بھارت کے لوگوں کی غریبی دُور کرنے کے لئے کئے نعرے لگا رہی ہے۔ لیکن محض نعرے لگانے سے غریبی دُور نہیں ہو سکتی۔ اسکے لئے ٹھوس اقدامات کرنے پڑیں گے چند تجاویز ہم بھی پیش کرتے ہیں جن پر عمل کر کے غریبی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

(۱) وزیروں کی تنخواہوں میں کمی کی جائے اور ان کے شاہی ٹھاٹ باٹ ختم کر دیئے جائیں۔

(۲) سارے ملک کو چار یا پانچ زونوں (ZONES) میں تقسیم کیا جائے اور انہیں ایک جیسے قوانین نافذ کئے جائیں۔

(۳) آمدنی کا فرق کم کیا جائے یعنی کم از کم آمدنی ماہوار پانچ سو روپیے اور زیادہ سے زیادہ پانچ ہزار روپے تک ہو۔

(۴) راجیہ سبھا یعنی اپر ہاؤس UPPER HOUSE کو فوراً توڑ دیا جائے۔

(۵) پارلیمنٹ کے ممبران کے الاؤنس اور ان کو دی جانیوالی موجودہ سہولتوں میں کمی کی جائے۔

(۶) تمام مندروں۔ مٹھوں۔ گوردواروں اور مذہبی اداروں کو سرکاری کنٹرول میں لے لیا جائے اور ان کی آمدن کو دیش کی مجموعی ترقی کے لئے خرچ کیا جائے۔

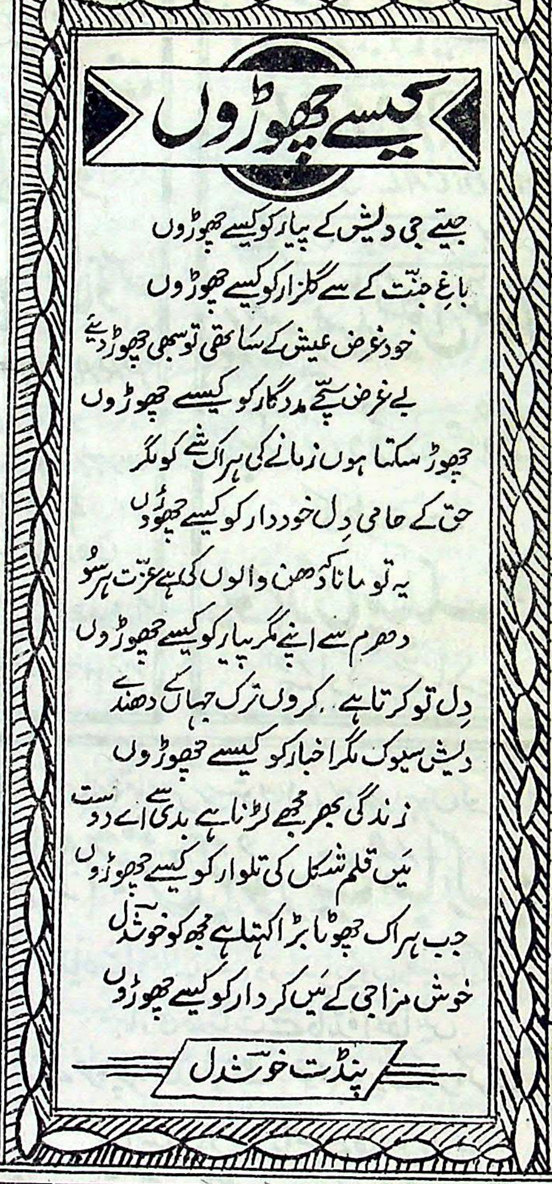
(۷) کسی شخص کو ایک دُکان اور ایک مکان سے زائد جائیداد رکھنے کی اجازت نہ دی جائے۔

(۸) سونے پر سرکاری قبضہ رہے اور سونا رکھنا جُرم قرار دیا جائے۔

(۹) تعلیم اور طبی امداد مُفت دی جائے نیز ہر خاندان کو تین یا پانچ کمروں والا مکان مہیا کیا جائے۔

(۱۰) ٹیکس چوروں۔ ناجائز منافع خوروں اور بلیک کرنے والوں کو سر بازار کوڑے لگائے جائیں:

● ——— (ایڈیٹر)



کیسے چھوڑوں

جیتے جی دیش کے پیار کو کیسے چھوڑوں
باغِ جنّت کے سے گلزار کو کیسے چھوڑوں

خود غرض عیش کے ساتھی تو سبھی چھوڑ دیئے
بے غرض سچّے مددگار کو کیسے چھوڑوں

چھوڑ سکتا ہوں زمانے کی ہر اک شے کو مگر
حق کے حامی دِل خوددار کو کیسے چھوڑوں

یہ تو مانا کہ دھن والوں کی ہے عزّت ہر سُو
دھرم سے اپنے مگر پیار کو کیسے چھوڑوں

دِل تو کرتا ہے کروں ترک جہاں کے دھندے
دیش سیوک مگر اخبار کو کیسے چھوڑوں

زندگی بھر مجھے لڑنا ہے بدی اے دوست
مَیں قلم شکل کی تلوار کو کیسے چھوڑوں

جب ہر اک چھوٹا بڑا کہتا ہے مجھ کو خوشدل
خوش مزاجی کے مَیں کردار کو کیسے چھوڑوں

پنڈت خوشدل

میری پرارتھنا

از پنڈت خوشدل

اے میرے پربھو مجھ پر یہ تیری عنایت ہو
جو کچھ مجھے مِل جائے بس اُس میں قناعت ہو

جیون کا میرے مقصد اس دیش کی خدمت ہو
خدمت کا ذریعہ بھی پاکیزہ صحافت ہو

غدارِ وطن جو ہیں اُن کی تو کروں نندا
اور دیش کے سیوک کی دِل میں مرے عزّت ہو

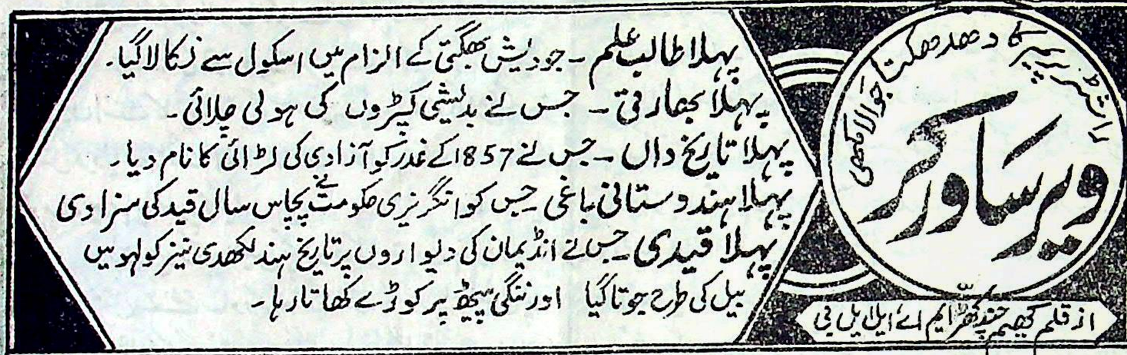
غنڈوں سے نہ گھبراؤں۔ حق بات پہ اڑ جاؤں
کام آؤں وطن کے مَیں۔ ایسی میری نیّت ہو

جو کچھ ہو مرے دِل میں۔ مُنھ سے بھی وہی نکلے
ایشور مرے کاموں میں شامل تیری برکت ہو

جب تک مَیں جیوں جگ میں۔ چھوڑوں نہ صداقت کو
آنکھوں میں مروّت ہو اور دِل میں شرافت ہو

راحت میں۔ مُصیبت میں۔ بیماری و غربت میں
ہر حال میں خوشدل کو خوش رہنے کی عادت ہو





۱۰ر مئی سنہ ۱۹۰۷ء یعنی بھارتیہ سوتنتر تا سنگرام کے ٹھیک پچاس سال پورے ہونے پر لندن کے انڈیا ہاؤس میں انگریزوں کے الفاظ میں "غدر" کی جو نصف صدی منائی گئی تھی - اور جس میں سو سے بھی زیادہ ہندوستانی طلبہ جوش وخروش کے ساتھ شامل ہوئے تھے اسکے اصلی بانی اور کنوینر تھے۔ ویر ونیا ئک دامودر ساورکر۔ اس کے ساتھ ہی وہیں انڈیا ہوس میں انہوں نے ۱۸۵۷ء کا سوتنتر سنگرام کے عنوان سے مراٹھی زبان میں ہندوستان کی آزادی کی پہلی جدّوجہد کی تواریخ بھی لکھنی شروع کی۔ انہوں نے لکھا — انگریزوں اور ان کے کچھ لگو تواریخ دانوں نے جس آزادی کی جدّوجہد کو غدر کا نام دے کر اس کے امر شہیدوں کو ڈاکو اور لیٹرے کہنے کا حوصلہ کیا ہے۔ صحیح معنوں میں وہ اپنے دھرم اور اپنی آزادی کو حاصل کرنے کی طرف پہلی کوشش تھی

دنیا کی اس تواریخ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انگریز سرکار نے اسے شائع ہونے سے پہلے ہی ضبط کرنے کا اعلان کر دیا تھا۔ اور جب وہ گرنتھ کسی طرح ہالینڈ میں چھپا بھی تو صرف ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ سارے یورپ میں تھلکہ مچ گیا ہند کے انقلابیوں کے لئے تو یہ جیسے گیتا بن گئی تھی۔ یہاں تک کہ نیتا جی سبھاش چندر بوس نے بھی ان کتابوں کو "آزاد ہند" فوج کے سپاہیوں میں تقسیم کیا تھا۔ لندن میں ہی ویر ساورکر نے "اے شہیدو" نام کا اخبار بھی نکالا تھا۔ جس میں اسی سوتنترتا سنگرام کے شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرنے کے ساتھ ساتھ انگلینڈ و بھارت میں موجود دیش پریمیوں کو انگریزوں کے خلاف آزادی حاصل کرنے کی جدّوجہد جاری رکھنے کے لئے للکارا بھی تھا اسکے لئے انہوں نے بھارت میں ۵ انقلابیوں کو کتابوں میں چھپا کر پستول وغیرہ کے پارسل بھی بھیجنے شروع کر دیئے تھے۔ جب برطانوی حکومت کے خفیہ جاسوسوں کو ان کی نقل وحرکت پر شک ہونے لگا تو ساورکر سکاٹ لینڈ یارڈ کی خفیہ پولیس سے بھی دو دو ہاتھ کرنے کو تیار ہو گئے لندن میں انکے ساتھیوں میں بھائی پرمانند۔ لالہ ہردیال۔ سیناپتی۔ باپٹ اور مدن لال ڈھینگرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ ابھی وہ اس جدّوجہد کو ٹھیک طرح سے چلانے میں مصروف ہی تھے کہ ۱۰ر نومبر ۱۹۰۸ء کنہائی لال دت کو دی گئی پھانسی کی خبر سے انڈیا ہاؤس میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ناراض نوجوان مدن لال ڈھینگرہ نے ساورکر کے حکم کے مطابق یکم جولائی سنہ ۱۹۰۹ء کو بھارت منتری کے باڈی گارڈ سر کرزن وائیلے کا لندن کے امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں قتل کر کے بھارت کی بے عزتی کا بدلہ لے لیا۔ اگرچہ اگلے ہی ماہ ۱۷ر اگست کو اسے پھانسی دیدی گئی لیکن آخری وقتوں میں بھی اس نے جس حوصلہ اور صبر سے کام لیا اسے دیکھ کر اور سن کر سارا لندن حیران ہو گیا تھا۔

ودیشی دشمن کے ضمن میں گھس کر مورچہ بندی، ہتھیار کے بدلے ہتھیار اور گھونسے کے جواب میں لاٹھی۔ یہی ساورکر کے آزادی حاصل کرنے کے طریقوں میں سے ایک طریقہ تھا۔ اسی لئے جب ہندوستان میں انکے بھائی گنیش دامودر ساورکر کو دیش بھگتی

سے مرشا نظمیں لکھ کر برطانوی حکومت کو اکھاڑنے کے الزام میں عمر قید کی سزا دی گئی تو ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء کو ناسک کے ایک تھیٹر میں اننت کا نہرے نام کے شخص نے وہاں کے کلکٹر جیکسن کو قتل کر دیا چھ ماہ کے اندر اندر ان دو اہم قتلوں سے انگریزی حکومت میں ہاہا کار مچ گیا۔

انقلابیوں کی ایسی پکڑ دھکڑ شروع ہوئی کہ بھارت میں ہوئے قتل کے لئے ساورکر کو لندن کے وکٹوریہ سٹیشن پر ۱۳ مئی ۱۹۱۰ء کو گرفتار کر لیا گیا۔ ان پر لگائے گئے الزامات یہ تھے بھارت میں انگریز حکومت کے خلاف سازش برطانوی حکومت کا تختہ اُلٹنے کی کوشش کی۔ غیر قانونی ہتھیاروں کو جمع کرنا و تقسیم کرنا۔ لندن میں حکومت کے خلاف بغاوت بھڑکانا اور جیکسن و وائیلی کے قتل میں مدد دینا۔ قیدی بنا کر جب اُنہیں دیا نام کے جہاز سے ہندوستان لایا جا رہا تھا۔ تو ایک ایسا واقعہ پیش آیا جو دنیا کی تاریخ میں اپنا ثانی نہیں رکھتا ۹ جولائی ۱۹۱۰ء کو جب وہ سمندری جہاز فرانس کی مارسیلز بندرگاہ کے نزدیک پہنچا تو ساورکر پاخانہ پیشاب جانے کے بہانے سمندر میں کود پڑے۔ خطرناک جانوروں سے بھرپور لامحدود سمندر میں جان ہتھیلی پر رکھ کر کود نا پڑا اور پانچ میل سے بھی زیادہ دور تک طوفانی لہروں کو چیر کر تیرتے ہوئے فرانسیسی کنارے پر ٹھیک ٹھاک جا لگنے کی ایسی حوصلے کی مثال سچ مچ بے جوڑ ہے لیکن قسمت کی بات۔ فرانسیسی سرکار نے انھیں دوبارہ جہاز کے افسران کے سپرد کر دیا۔ اگرچہ قانوناً فرانس کی سرزمین سے انگریزی سرکار کے ذریعہ ساورکر کی گرفتاری بین الاقوامی اصولوں کے خلاف تھی اور شیام جی کرشن جی ورما نے یہ بات ہیگ کی بین الاقوامی عدالت میں اُٹھائی بھی تھی۔ لیکن ساری جگہ برطانوی دبدبہ کی وجہ سے معاملہ دب گیا۔ پھر جو کچھ بھی ہوا وہ سب جانتے ہیں۔

صرف رسمی کارروائی جاری کرنے کے لئے ان پر مقدمہ چلانے کا مذاق کیا گیا اور عدالت نے انھیں ۲۵ - ۲۵ سال کی دو سزائیں بامشقت دیں یعنی دو زندگیوں کی جیل۔ مقدمہ تو مذاق تھا ہی لیکن ساورکر نے سزا کا بھی مذاق اُڑاتے ہوئے کہا تھا۔ "مجھے بہت خوشی ہے کہ انگریز سرکار نے مجھے دو زندگیوں کی قید دیکر ہندوؤں کے پُنر جنم کے سدھانت کو مان لیا ہے اس سے بھی کرارا جواب اُنہوں نے جیل میں پیر رکھتے ہوئے دیا تھا۔ جیل سپرنٹنڈنٹ کے اس طعنے پر کہ "اے نوجوان تم پچاس سال کی مدت کی سزا پوری کر کے زندہ واپس جانے کی توقع رکھتے ہو؟ ساورکر نے اسی الفاظ میں جواب دیا تھا۔ جیا صاحب اور کیا آپ امید کرتے ہیں کہ یہ برٹش حکومت اس وقت تک بنی رہے گی؟ ساورکر کی زبان پر ماں سرسوتی بیٹھی تھی۔ وہ ۲۶ سالوں میں ہی ۱۰ مئی ۱۹۳۸ء کو بنا شرط رہا کر دیئے گئے۔ اور ان کی زندگی کے دوران ہی فرنگی اپنا بستر بوریا بھی گول کر گئے۔ لیکن افسوس ایسے فولادی جیالے آزادی کو اس کے تپ تیاگ اور بلیدان کے مطابق ذرا سی بھی عزت احترام نہیں مل پایا۔ ممکن ہے آنے والی کل کی تواریخ یہ احساس کرے کہ کسی بھی شخص کی اہمیت کا اندازہ اس کے ذریعہ کئے گئے کام اور قربانی کی بنیاد پر کیا جانا چاہیئے۔ نہ کہ اسکے بزرگوں کے ذریعے کئے گئے کاموں کی بنیاد پر۔

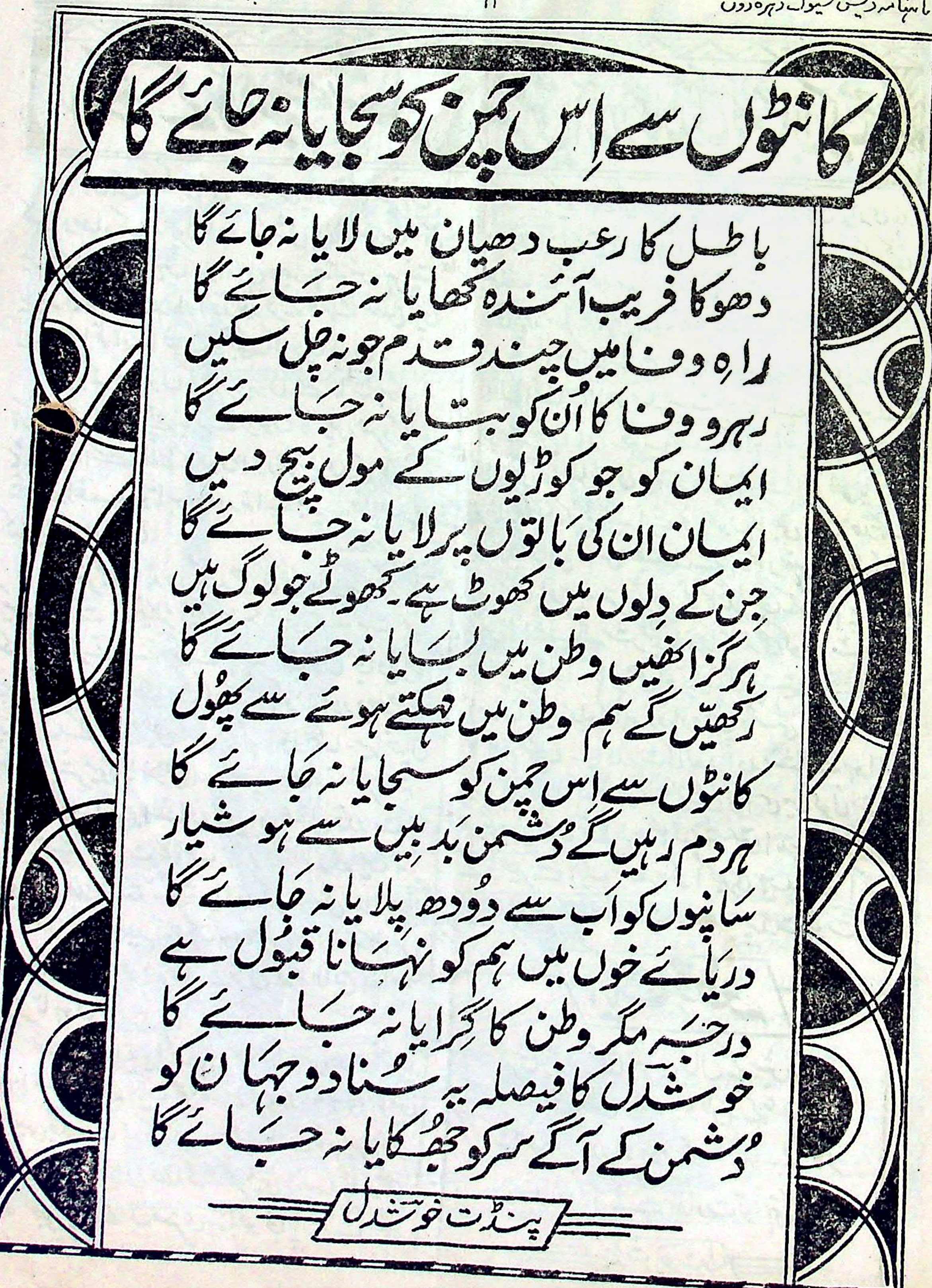
آج جبس ۲۶ جنوری کو ہم بڑے جوش و خروش سے منا رہے ہیں یہ دن لانے کے لئے نہ جانے کتنے ویروں نے اپنے بلیدان دیکر اس دیش کو آزاد کرایا ہے انہی کی طرح ویر ساورکر نے بھی اپنا سب کچھ اس دیش پر نچھاور کر کے اپنے آپ کو مٹی میں ملا دیا تھا۔

۲۶ جنوری ۱۹۶۶ء کو یہ آزادی کا دیوانہ ہم سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جُدا ہو گیا۔ آؤ سب مل کر انھیں صدق دل سے خراجِ عقیدت پیش کریں۔ ●

ایک شعر

دیش بھگتی سی زمانے میں عبادت ہی نہیں
خدمتِ قوم سی دُنیا میں ریاضت ہی نہیں

پنڈت خوشدل



کانٹوں سے اس چمن کو سجایا نہ جائے گا

باطل کا رعب دھیان میں لایا نہ جائے گا
دھوکا فریب آئندہ کھایا نہ جائے گا
راہِ وفا میں چند قدم جو نہ چل سکیں
رہرو وفا کا اُن کو بتایا نہ جائے گا
ایمان کو جو کوڑیوں کے مول بیچ دیں
ایمان ان کی باتوں پر لایا نہ جائے گا
جن کے دِلوں میں کھوٹ ہے۔ کھوٹے جو لوگ ہیں
ہرگز انھیں وطن میں بسایا نہ جائے گا
رکھیں گے ہم وطن میں مہکتے ہوئے سے پھول
کانٹوں سے اس چمن کو سجایا نہ جائے گا
ہردم رہیں گے دُشمن بدبیں سے ہوشیار
سانپوں کو اب سے دُودھ پلایا نہ جائے گا
دریائے خوں میں ہم کو نہانا قبول ہے
درجہ مگر وطن کا گرایا نہ جائے گا
خوشدل کا فیصلہ یہ سُنا دو جہان کو
دُشمن کے آگے سر کو جھکایا نہ جائے گا

پنڈت خوشدل

راکھ کے ڈھیر سے شعلہ

شریمتی اندرا گاندھی کی کامیابی ایک معجزہ

مَیں آج تک کسی بھی سیاسی پارٹی کا ممبر نہیں بنا کسی دھارمک۔ کلچرل اور سوشل سبھا یا سوسائٹی میں بھی شامل نہیں ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ مَیں ہر نیتا یا پارٹی کے عہدیدار اور ورکر کے کام کے متعلق اپنی رائے کا اظہار بلا خوف و جھجک کر دیتا ہوں۔

چونکہ میں دل کی گہرائیوں سے مانتا ہوں کہ ہر شخص کو اپنے اچھے یا بُرے کرموں کا پھل ضرور بھگتنا پڑتا ہے اسلئے غلط کاموں اور طریقوں کی طرف نہ تو مَیں راغب ہوتا ہوں اور نہ اپنے ضمیر کے خلاف کچھ کہتا یا لکھتا ہوں۔

شریمتی اندرا گاندھی کی کئی پالیسیوں کے خلاف مَیں نے سخت آرٹیکلز لکھے۔ کانگریسی حکومت پر نکتہ چینی کرتے ہوئے مَیں نے ہمیشہ متبادل تجاویز بھی پیش کیں۔ جنتا حکومت کی کوتاہیوں اور دھڑے بندیوں کے متعلق بھی کھُل کر کہا اور لکھا۔ میرا خیال تھا کہ شریمتی گاندھی اب کبھی پردھان منتری نہ بن سکے گی۔ لیکن انسانی سمجھ اور عقل قدرت کے آگے ہیچ ہے۔ قدرت کا آپ کوئی نام رکھ لیں۔ بھگوان۔ خدا۔ اللہ۔ گوڈ یا اور کچھ۔ اسکی لیلا اپرم پار ہے اسکے کاموں کا بھید آج تک کوئی نہیں جان سکا اس لئے مَیں ہمیشہ "راضی برضا" کے قول کے مطابق اپنا جیون بسر کرتا ہوں۔

شریمتی اندرا گاندھی کا دوبارہ پردھان منتری بن جانا میرے لئے ایک معجزہ ہے کیونکہ ۱۹۷۷ء میں کانگریسی حکومت کی کمر توڑ شکست کے بعد میرا اور عام لوگوں کا یہ خیال تھا کہ شریمتی اندرا گاندھی آئندہ کبھی پردھان منتری بننا تو کجا پارلیمنٹ کا منہ تک نہ دیکھ سکے گی۔ یہی نہیں کہ ۱۹۷۷ء کی کراری ہار کا صدمہ شریمتی جی کو برداشت کرنا پڑا بلکہ ان کو کئی مقدمات کا بھی سامنا کرنا پڑا نیز ان کے کئی پرانے اور وفادار ساتھی بھی ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

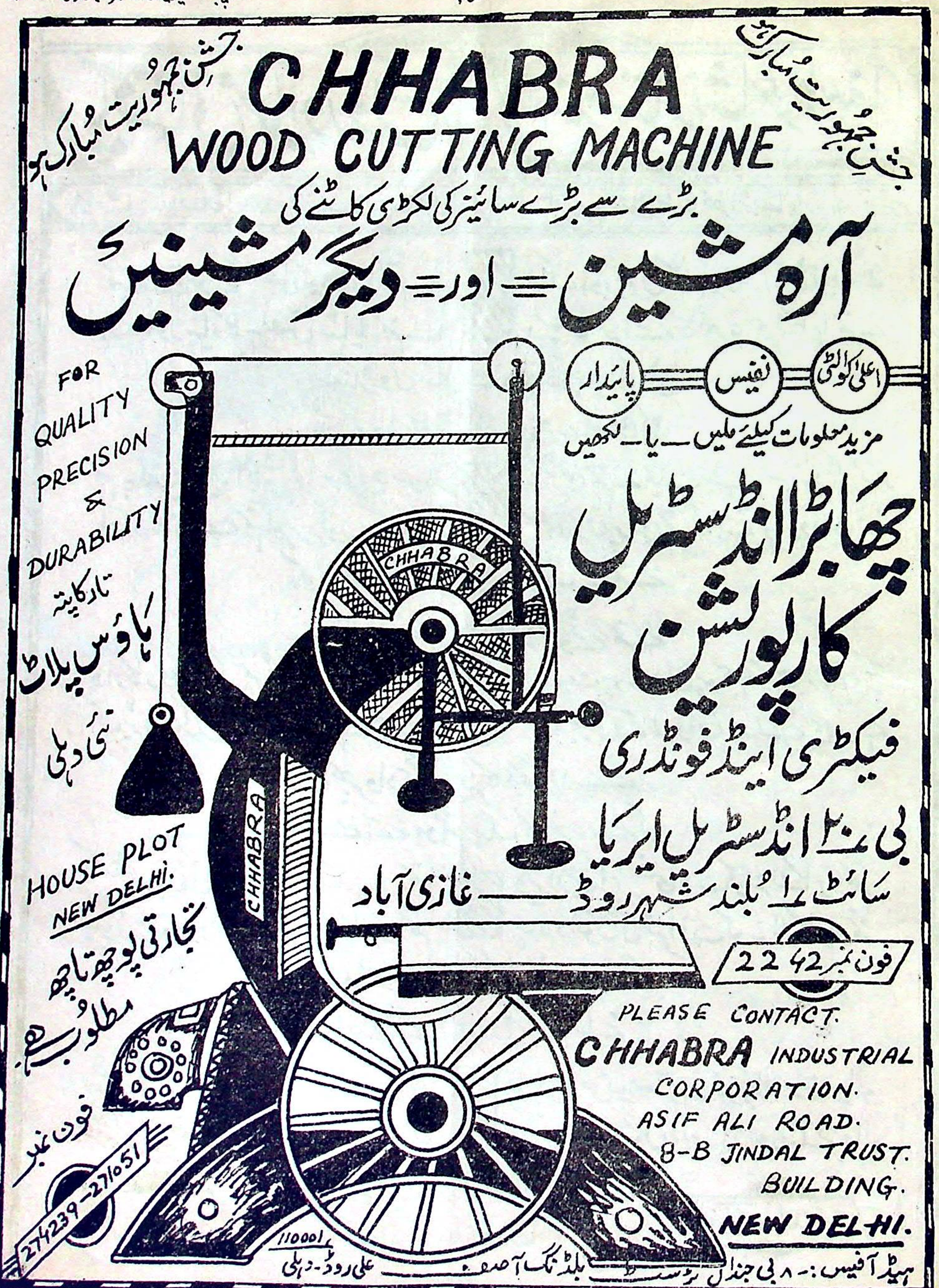
ایسی حالت میں بڑے سے بڑے دل گردے کے مالک انسان کا حوصلہ پست ہو جاتا ہے لیکن انہوں نے حوصلہ نہیں ہارا۔ خوب محنت کی اور الیکشن میں قابل فخر کامیابی حاصل کر لی۔ انہوں نے نہ صرف اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر لیا بلکہ اپنے مخالفوں کا بھی بہت حد تک صفایا کر دیا۔ اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اس بار بیشتر لوگوں نے کانگریس کے نام پر ووٹ نہیں ڈالے۔ بلکہ شریمتی اندرا گاندھی کو ووٹ دیئے۔ چنانچہ اندرا گاندھی کو زمین کی پستیوں سے اٹھاکر آسمان کی بلندیوں پر دوبارہ پہنچانا کسی انسانی طاقت کا کام نہیں۔ یہ قدرت کی مدد اور منشا سے ہوا اور مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے دیش کی اسی میں کوئی بہتری ہوگی۔ یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ شریمتی اندرا گاندھی راکھ کے ڈھیر سے ایک شعلہ بنکر اُبھری ہیں جسے ایک معجزہ ہی کہا جا سکتا ہے۔

پنڈت خوشدل

ایک قطعہ

فرق پڑ سکتا نہیں مال کے بیش و کم سے
ہو گی تعمیر وطن۔ قوم و وطن کے غم سے
شاعروں اور ادیبوں کو نہ سمجھو بے کار
ہوش میں آیا ہے بھارت تو انہی کے دم سے

پنڈت خوشدل


جشنِ جمہوریت مبارک ہو
CHHABRA
WOOD CUTTING MACHINE
جشنِ جمہوریت مبارک ہو
بڑے سے بڑے سائیز کی لکڑی کاٹنے کی
آرہ مشین اور دیگر مشینیں
اعلیٰ کوالٹی نفیس پائیدار
مزید معلومات کیلئے ملیں — یا — لکھیں
چھابڑا انڈسٹریل کارپوریشن
فیکٹری اینڈ فونڈری
بی ۲ انڈسٹریل ایریا
سائٹ ۱ بلند شہر روڈ — غازی آباد
فون نمبر 2242
FOR QUALITY PRECISION & DURABILITY
CHHABRA
تار کا پتہ
ہاؤس پلاٹ
نئی دہلی
HOUSE PLOT NEW DELHI.
تجارتی پوچھ تاچھ مطلوب ہے
فون نمبر
274239-271051
PLEASE CONTACT.
CHHABRA INDUSTRIAL CORPORATION.
ASIF ALI ROAD.
8-B JINDAL TRUST BUILDING.
NEW DELHI.
ہیڈ آفیس:- ۸-بی جندل ٹرسٹ بلڈنگ آصف علی روڈ- دہلی 110001



نوٹ :- پاکستان کی اندرونی خراب حالت کے پیشِ نظر ہندوستان پر پاکستانی حملے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ (ایڈیٹر)

لہلہاتے ہوئے گلشن کو اُجاڑا تم نے ۔۔ خاک اور خون کا طوفان اُٹھایا تم نے
پریم اور پیار کا ہر نقش مٹایا تم نے ۔۔ دیش بٹوارے کا نعرہ جو لگایا تم نے

سینکڑوں سال سے رہتے تھے جو بھائی کی طرح
اُن کے دِل پھٹ گئے اس نعرے سے کائی کی طرح

تم پہ نفرت کا ہوا بھوت کچھ اسطرح سوار ۔۔ نہ سُنی تم نے محبت بھرے سینوں کی پکار
یاد کرتے ہی رہے تم کو بزرگوں کے مزار ۔۔ مسجدوں پر بھی تم لے آئے جہازوں کی قطار

کون سے ظلم و ستم ہیں جو نہ توڑے تم نے
اور تو اور نمازی بھی نہ چھوڑے تم نے

وار کاری تھا مگر ہم اُسے سہتے ہی رہے ۔۔ دوست ہو بھائی ہو ہم تم سے یہ کہتے ہی رہے
اک پڑوسی کی طرح ساتھ میں رہتے ہی رہے ۔۔ تم مگر بغض کے طوفان میں بہتے ہی رہے

آج پھر وادیٔ کشمیر کا جھگڑا لے کر
سامنے آئے ہو تم جنگ کا نعرہ لے کر

لکشمی بائی کی غیرت کو نہ للکارو تم ۔۔ ویر ارجن کی شجاعت کو نہ للکارو تم
ٹیپو کی ہمت و جرأت کو نہ للکارو تم ۔۔ ہند والوں کی شرافت کو نہ للکارو تم

ورنہ ماحول زمانے کا بدل جائے گا
ایشیا جنگ کے انگاروں میں جل جائے گا

جذبۂ پاک کو ناپاک بنانے والو ۔۔ حرمنِ امن و مسرت کو جلانے والو
جگمگاتی ہوئی شمعوں کو بجھانے والو ۔۔ مانگ سے بہنوں کی سندھور مٹانے والو

ہم تو سمجھا چکے جتنا تھا تمہیں سمجھانا
اب اگر آؤ تو ساتھ اپنے کفن بھی لانا

از
راہی۔ بلند شہری

ننگ قوم اور ننگ وطن

ہمارے دیش بھارت کے فقط وہی لوگ دشمن نہیں جو اپنے غاصبانہ طریقوں سے ہمیں دوبارہ غلام بنانے کے منصوبے باندھتے رہتے ہیں بلکہ ایسے لوگوں کو بھی دیش کے دشمن یا غدار قرار دیا جانا چاہیئے۔ جو کسی طرح بھی وطن کی یکجہتی، ترقی، خوشحالی اور آزادی کو خطرے میں ڈالنے کا باعث بنتے ہیں۔

ہماری رائے میں مندرجہ ذیل اقسام کے لوگ یقیناً ننگ قوم اور ننگ وطن ہیں جو کسی بھی قومی ہمدردی کے مستحق نہیں۔

۱۔ وہ ذخیرہ اندوز جو اناج اور دوسری چیزوں کو تہہ خانے میں چھپا کر رکھتے ہیں۔ اور ملک میں مہنگائی پیدا کرتے ہیں۔

۲۔ وہ تمام سرکاری افسران اور کرمچاری جو رشوت لئے بغیر کوئی کام نہیں کرتے۔

۳۔ وہ دوکاندار جو اپنے تھوڑے سے لالچ کے لئے کھانے پینے کی چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں۔

۴۔ وہ لوگ جو بھارت میں رہتے ہوئے کسی غیر ملک کے گن گاتے ہیں اور اس دیش میں بدامنی پھیلاتے ہیں۔

۵۔ وہ کمینہ خصلت اور لالچی ہندوستانی جو ہمارے دیش کے رازوں کو غیر ممالک تک پہنچاتے ہیں اور غیروں کے اشاروں پر کام کرتے ہیں۔

۶۔ وہ تمام لیڈر اور سوشل ورکر جو اپنے ذاتی مفاد کے لئے پارٹی بازی اور دھڑے بندی قائم رکھتے ہیں۔

سرکار اور عوام کو چاہیئے کہ وہ ایسے تمام لوگوں کی مکروہ حرکتوں اور غدارانہ سرگرمیوں کا قلع قمع کرنے کے لئے اپنی تمام طاقتوں کو بروئے کار لائیں۔ تبھی ہماری بگڑی بن سکتی ہے اور ہم صحیح معنوں میں آزادی کا لطف اٹھا سکتے ہیں۔



آدمیت کیلئے اب آدمی درکار ہے

آج کا انساں پریشاں ہے ذلیل و خوار ہے
کیونکہ اب انسانیت رسوا سر بازار ہے
آدمیت کو سنبھالے آج کوئی کس طرح
آدمی مجبور ہے معذور ہے لاچار ہے
بھائی بھائی باہمی ہیں جان کے دشمن بنے
کون کہتا ہے کہ بھائیوں کے دلوں میں پیار ہے
ہر گرفتار ہے کوئی بشر تو کیا ہوا
اصل میں انسان وہ ہے جو صاحب کردار ہے
خون روتی ہے یہاں آٹھوں پہر انسانیت
آدمیت کے لئے اب آدمی درکار ہے
رہزنی رشوت ستانی جعلسازی لوٹ مار
جھوٹ اور مکر و ریا کی جا بجا بھرمار ہے
دندناتے پھر رہے ہیں اب بھی غنڈے بے ضمیر
نیک بندوں کا تو زندہ رہنا بھی دشوار ہے

اچھائی　برائی

ہر کام کی اچھائی و برائی کا دارو مدار — اس کام کو کرنے والے پر منحصر ہوتا ہے۔

ہم

جب بھی ہم پیشے میں ہوں۔ اگر ہم اپنا فرض اور کام خدمت اور ایمانداری کے جذبات کے تحت انجام دیں تو ہماری آزادی ترقی اور خوشحالی کبھی خطرے میں نہیں پڑ سکتی۔

→ (نویدک) ←

اگر میں حکمراں ہوتا

اگر میں حکمراں ہوتا تو فوراً حکم دے دیتا
کہ یہ سمجھے جو ہیں تعلیم گاہیں عشق بازی کی!
سماجی زندگی کر دی جنہوں نے زہر آلودہ
دکھا کر لڑکیوں لڑکوں کو راہیں عشق بازی کی

—— (۱) ——

نشان ان کے مٹا ڈالو کہ یہ وہ قتل گاہیں ہیں
جہاں معصوم ارمانوں کا قتل عام ہوتا ہے
کھڑا اسٹیج پہ ہو کر جہاں بھارت کا مستقبل
زوال و ذلت و پاکیزگی پر خون روتا ہے

—— (۲) ——

اگر میں حکمراں ہوتا تو فوراً حکم دے دیتا!
کہ عشق و حسن کے دنگل یہ کالج بند کر ڈالو!
گھروں میں لڑکیوں کو باتری بھاشا میں سکھا دو
مگر لڑکوں کو ٹیوشن کے لئے اپنی گود میں پالو

—— (۳) ——

خس و آتش بہم ہرگز اکٹھے رہ نہیں سکتے
اکٹھا ان کو کرنا رسم ہے یہ بے تمیزی کی!
حقیقت جب یہ ثابت ہے خرافی جب یہ روشن ہے
بنانا ایسے کالج انتہا ہے بے تمیزی کی!

—— (۴) ——

اگر میں حکمراں ہوتا تو فوراً حکم دے دیتا
کہ دفتر لڑکیوں کی شان کے شایاں نہیں ہوتے
گلستاں میں ہی گل کو مسکرانا زیب دیتا ہے
جہاں کم ظرف انساں کے ساماں نہیں ہوتے

—— (۵) ——

چنانچہ دفتروں میں لڑکیاں بھرتی نہ کی جائیں!
وہ گھر میں بیٹھ کر تعمیر ہندوستاں میں لیں حصہ
وہاں سے اس قدر برسائیں وہ انوار دانش کے
کہ اوج ہند کا لب ہائے مہر و ماہ پہ ہو قصہ

—— (۶) ——

اگر میں حکمراں ہوتا تو فوراً حکم دے دیتا
پکڑ کر سے کنٹوں کو بند کر دو کوتوالی میں
کہ سے خاتونوں کی اک الگ اسٹیٹ کی روڑی بنا ڈالو
کسی بھی مانت کے دن انکو گنگا میں بہا ڈالو


ہمارے تمام سرپرستوں مہربانوں اور گراہکوں کو یوم جشن جمہوریت مبارک ہو
ریڈیو۔ ٹرانسسٹر اور بجلی کا سامان! فروخت کرنیوالی مشہور فرم
شرما ریڈیو اینڈ الیکٹرک کمپنی نیو مارکیٹ دہرہ دون
فون نمبر 4022
PNON:- 4022
BHART
MOTOR TRAINING COLLEGE
بھارت موٹر ٹریننگ کالج
گاندھی روڈ دہرہ دون
فون نمبر 5635
کی طرف سے
تمام سرپرستوں اور پبلک کو!
یوم جمہوریت مبارک ہو
پروپرائٹر: دینا ناتھ ٹنڈن
ایس۔ بی۔ کالج
اور
شر بجیت جونیر ہائی اسکول
ا۔ سی اونکار روڈ — دہرہ دون
فون نمبر 3869
کے پرنسپل اسٹاف اور طالب علموں کی طرف سے
تمام دہرہ نواسیوں کو
یوم جمہوریت مبارک ہو
یوم جمہوریت!! جے ہند JAI-HIND مبارک ہو!!
देहरा निवासियों को गण तन्त्र दिवस पर प्रध्यापक, गण तथा छात्रों की ओर से शुभकामनायें "
مدد۔ اور۔ تعاون۔ کی۔ اپیل!
شری سناتن دھرم ودیالیہ جونیر ہائی سکول موتی بازار دہرہ دون
نے گزشتہ چند سالوں میں حیرت انگیز طور پر ترقی کی ہے۔ اسکول کی مینجمنٹ اور اسٹاف نے اپنی متواتر کوششوں سے اس اسکول کو قابل فخر اور آدرش تعلیمی ادارہ بنا دیا ہے۔ اس لئے تمام علم دوست اشخاص سے امداد اور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے آپ اس کام میں ہمارا ہاتھ بٹائیے۔ (نویدک:۔ وشن داس آنریری مینیجر)

کچھ ہوا ایسی چلی کہ ہر بشر ناشاد ہے

گوسائیں پہلوان
راجپورہ ٹاؤن

جو مقدر میں لکھا ہے وہ تو ہونا ہے ضرور

یاد رکھو جسکے دل میں ایشور کی یاد ہے
وہ بشر ہی اس جہاں میں مست ہے اور شاد ہے
دُکھ ہی دُکھ چاروں طرف بکھرا ہوا ہے آج کل
سُکھ جسے کہتے ہیں جانے کس جگہ آباد ہے
جھوٹ کا بندہ تو ہے اب کامیابی کا مراں
حق کا حامی نیک نیت خانماں برباد ہے
اپنے بھارت میں تو آزادی کا مطلب ہے یہی
ہر بشر قانون اور اخلاق سے آزاد ہے
ایسی آزادی سے ملک و قوم کو کیا فائدہ !
آج بھی مفلس کے لب پہ نالہ و فریاد ہے
کچھ تو قومی لیڈروں نے کر دیا ہم کو نراش
کچھ ہوا ایسی چلی کہ ہر بشر ناشاد ہے
اے گوسائیں بس وہی جگ میں رہیگا شاد کام
جسکو اک بھگوان و دوجے موت اپنی یاد ہے

بار رہا ہے جسکو تو نے اُس پہ کچھ احسان کر
نیکی اور خدمت پہ اپنی زندگی قربان کر
بے وقوفی ہے برائی کے عوض کرنا برا !
ہر بڑے چھوٹے کا جتنا ہو سکے کلیان کر!
گیت ایسا گا کہ سُن کر جھوم اُٹھے ہر بشر
اپنے ہر نغمے میں تو پیدا سُریلی تان کر
زندگی کا لطف لینا ہے تو بن جا حق پرست
اور ہر صورت سے اپنے جسم کو بلوان کر
جو مقدر میں لکھا ہے وہ تو ہونا ہے ضرور
فرض کو پورا کئے جا۔ ایشور کا دھیان کر
مشکلیں تو آئیں گی رستے میں تیرے بیشمار
ناخن تدبیر سے سب مشکلیں آسان کر
اے گوسائیں اس جہاں کی نعمتیں تو مل گئیں
عاقبت کے واسطے اب پیدا کچھ سامان کر



پانچ اشعار

۱

ہر شخص ہے فرعون، ہر اک بندہ ہے نمرود
دنیا میں ہزاروں کی ہی خدا دیکھ رہا ہوں!

۲

انہیں کردار کی عظمت نہیں پا فی جاتی
ہو کے مجبور جو بندوں کو خدا کہتے ہیں

۳

آپ پہنا ہی گئے کس کس کو تمدن کا لباس
شہر کا شہر ہی عریاں نظر آتا ہے مجھے

۴

ہر برگ گل پہ لکھا ہے مضمون انقلاب
سارا چمن ہے تابع قانون انقلاب

۵

رہتے تھے جس محل میں کبھی اہل تخت و تاج
مسکن بنا ہوا ہے وہ چمگادڑوں کا آج



لڑیں نہ ہم، ایسی لڑی پرو جائیں
گھٹائیں پیار کی نفرت کے داغ دھو جائیں
وطن میں شِیر و شکر کی طرح سمو جائیں
ثمر ہو ایکتا جس کا وہ بیج بو جائیں

یہ ایکتا کا ہے مقصد، ہم ایک ہو جائیں
بڑھائیں الفت باہم، دوستی میں کھو جائیں

جُدا ہے دھرم، جُدا ہے زباں، جُدا ہے خیال
یہاں غریب کوئی ہے، کسی کے پاس ہے مال
یہ فرق مشرق و مغرب، جنوب و شمال
سبھی ہیں ایک جہاں آگیا وطن کا سوال

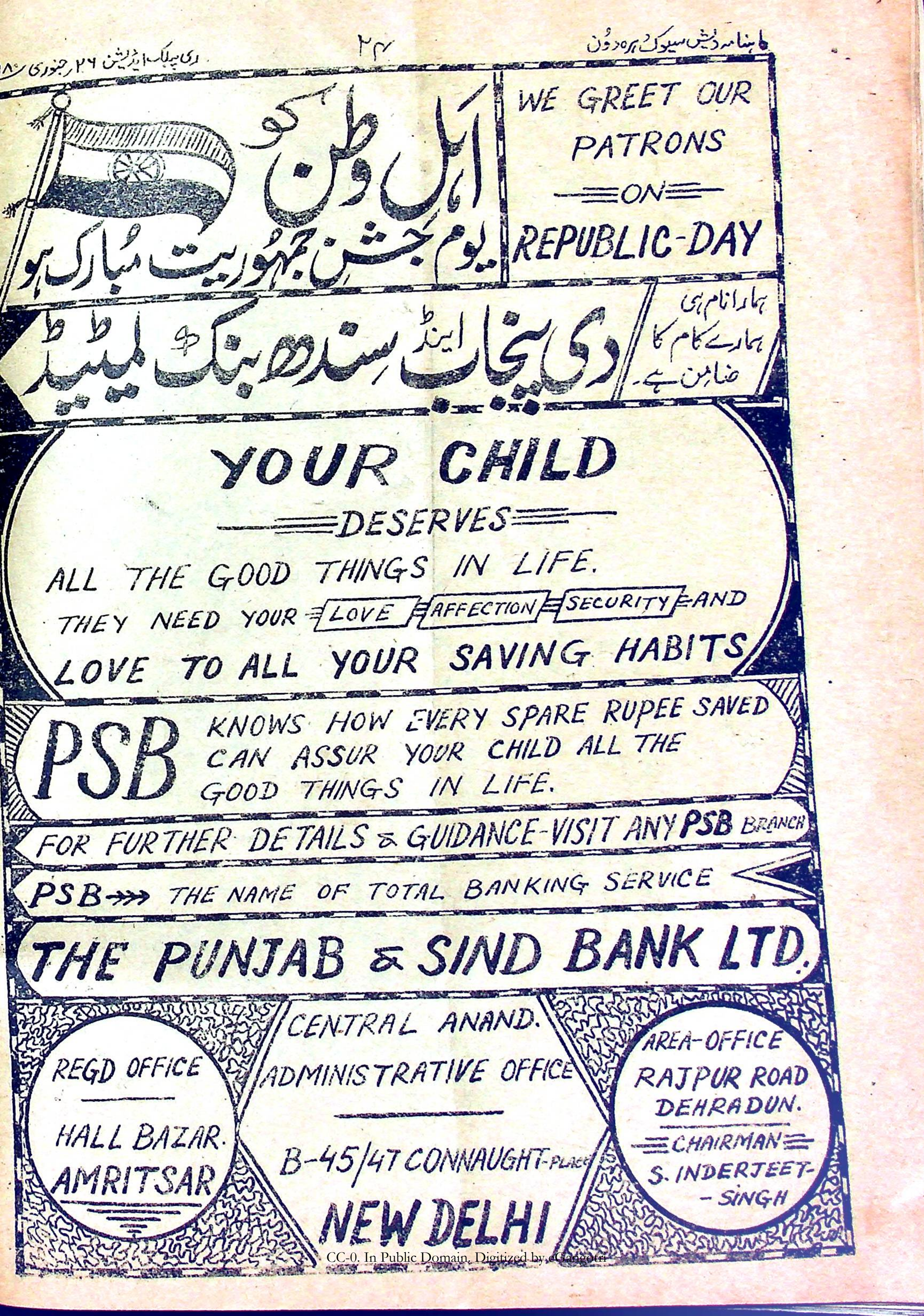
یہ ایکتا کا ہے مقصد ہم ایک ہو جائیں
بڑھائیں الفت باہم، دوستی میں کھو جائیں

گُلوں کے رنگ ہزاروں ہیں پیرہن کے لئے
وہ لازمی ہیں سبھی رونق چمن کے لئے
سخن ہیں گرچہ کئی ذہنیت ذہن کے لئے
زبان ایک ہے الشان کے بدن کے لئے

یہ ایکتا ہے مقصد ہم ایک ہو جائیں
بڑھائیں الفت باہم، دوستی میں کھو جائیں

ہو اختلاف تو ہم یک دلی سے طے کر لیں
جو دشمنی ہو اُسے دوستی سے طے کر لیں
کشیدگی ہو تو شائستگی سے طے کر لیں
غرض کہ راہ ترقی خوشی سے طے کر لیں

یہ ایکتا کا ہے مقصد، ہم ایک ہو جائیں
بڑھائیں الفت باہم، دوستی میں کھو جائیں!


اہل وطن کو
یوم جشن جمہوریت مبارک ہو
WE GREET OUR PATRONS ON REPUBLIC-DAY
دی پنجاب اینڈ سندھ بنک لمیٹڈ
ہمارا نام ہی ہمارے کام کا ضامن ہے۔
YOUR CHILD
DESERVES
ALL THE GOOD THINGS IN LIFE.
THEY NEED YOUR LOVE AFFECTION SECURITY AND
LOVE TO ALL YOUR SAVING HABITS
PSB
KNOWS HOW EVERY SPARE RUPEE SAVED CAN ASSUR YOUR CHILD ALL THE GOOD THINGS IN LIFE.
FOR FURTHER DETAILS & GUIDANCE-VISIT ANY PSB BRANCH
PSB THE NAME OF TOTAL BANKING SERVICE
THE PUNJAB & SIND BANK LTD.
REGD OFFICE
HALL BAZAR. AMRITSAR
CENTRAL ANAND. ADMINISTRATIVE OFFICE
B-45/47 CONNAUGHT-PLACE
NEW DELHI
AREA-OFFICE
RAJPUR ROAD DEHRADUN.
CHAIRMAN
S. INDERJEET-SINGH

ہندو فلاسفی پرچار کیندر کے پروگرام کا سواگت

"دیش سیوک" کے ماہ دسمبر 1979ء کے پرچے میں حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے میں نے "ہندو فلاسفی پرچار کیندر کی ضرورت اور اہمیت" کے عنوان سے جو آرٹیکل لکھا تھا اس کو ہندو جاتی کے کچھ سچے سیوکوں اور دیش بھگتوں نے بہت پسند کیا ہے کئی اصحاب نے مجھے اس کیندر کو فوراً قائم کرنے پر زور دے کر اسکے لئے اپنا تعاون دینے کا یقین بھی دلایا ہے چنانچہ میں نے بھگوان کا نام لیکر یہ کام شروع کر دیا ہے اور سب سے پہلے "ہندو کون ہے ؟" کے عنوان سے دس اصول اسی پرچے میں شائع کر رہا ہوں میں چاہتا ہوں کہ ان اصولوں کو ہندی و اردو میں الگ الگ چھپوا دیا جائے . تاکہ مندروں، مٹھوں، آشرموں اور دیگر استھانوں کے علاوہ گھروں میں بھی ان کو لگایا جا سکے -

تجربات شاہد ہیں اور واقعات گواہ کہ کسی اچھے سے اچھے پروگرام کو شروع کرنے والا شخص کتنی ہی نیک نیتی، تندہی اور خلوص دل سے کام کرے لیکن اس میں چند خود غرض موقع پرست اور سستی شہرت حاصل کرنے کے شیدائی اگر شامل ہو جائیں تو وہ سنچالک پروگرام کے تمام کئے کرائے پر پانی پھیر دیتے ہیں اسلئے میں اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرنے میں بہت احتیاط برتوں گا . مجھے بہت سے سیاسی لیڈروں اور ہندو نیتاؤں کو قریب سے دیکھنے کا موقعہ ملا ہے اور میں یہ لکھنے میں قطعاً جھجھک محسوس نہیں کرتا کہ ان میں سے اکثر نوے فیصدی قومی سیوا کی آڑ میں اپنا الّو سیدھا کرنے والے دھاجک گیانی اور دھن کے لوبھی ہیں .

چنانچہ میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ ہندو فلاسفی پرچار کیندر کے سنچالک کو صلاح مشورہ اور کام میں مدد دینے کے لئے نو اشخاص پر مشتمل ایک ایڈوائزری بورڈ (ADVISERY BOARD) یعنی مشاورتی کمیٹی بناؤں گا جو سنچالک کی موت کے بعد اپنے میں سے کسی ایک یا باہر کے کسی اچھے و سچے ہندو سیوک کو سنچالک چن لے تاکہ کیندر کا کام خوش اسلوبی سے جاری رہ سکے - اس سلسلے میں میں کیندر کے اغراض و مقاصد اور قوائد و ضوابط بھی بہت جلد پبلک کی آگاہی کے ایک پمفلٹ کی شکل میں چھپواؤں گا -

ذیل میں ہندو قوم کی بے غرض خدمت کرنے والے دو سجنوں کے خطوط کے اقتباسات شائع کر رہا ہوں جنھوں نے ہندو فلاسفی پرچار کیندر کے پروگرام کو درست اور مفید سمجھتے ہوئے مجھے اپنا تعاون دینے کی پیش کش کی ہے -

میں اگلے ماہ ان سے مل کر کام کی رفتار کو تیز کر دینے کے لئے مشورہ کروں گا -

سیوک :-
پنڈت خوشدل

عالم بےعمل سنیاسی پرم ہنس سوامی ادویتا نند گری اپنے خطوط میں لکھتے ہیں :-

شریمان پنڈت خوشدل جی - نارائن سمرن ہو ! - ہندو فلاسفی پرچار کیندر کی ضرورت اور اہمیت

کو سمجھا ہے۔ بڑا اچھا پروگرام ہے۔ یہی نیک مقصد پرم ہنس گری کا بھی ہے اور وہ عرصہ دس سالوں سے اس سلسلے میں ٹھوس کام کر رہا ہے۔ آپ اگر پرم ہنس گری سے مزید کام لینا چاہتے ہیں تو گری اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ اگر مجھ میں آپ کے مقصد کے لئے عملی تعاون دینے کی یوگیتا ہے تو میرا نام اپنے سہیوگیوں میں درج کر لیں۔

شُبھ چنتک:۔

ادویتا نند گری

شمشان بھومی۔ شاہ آباد۔ مارکنڈا

مشہور آریہ سماجی نیتا اور دانی چودھری پرتاپ سنگھ ماڈل ٹاؤن کرنال سے لکھتے ہیں:۔

آدرنیہ پنڈت جی نمستے۔

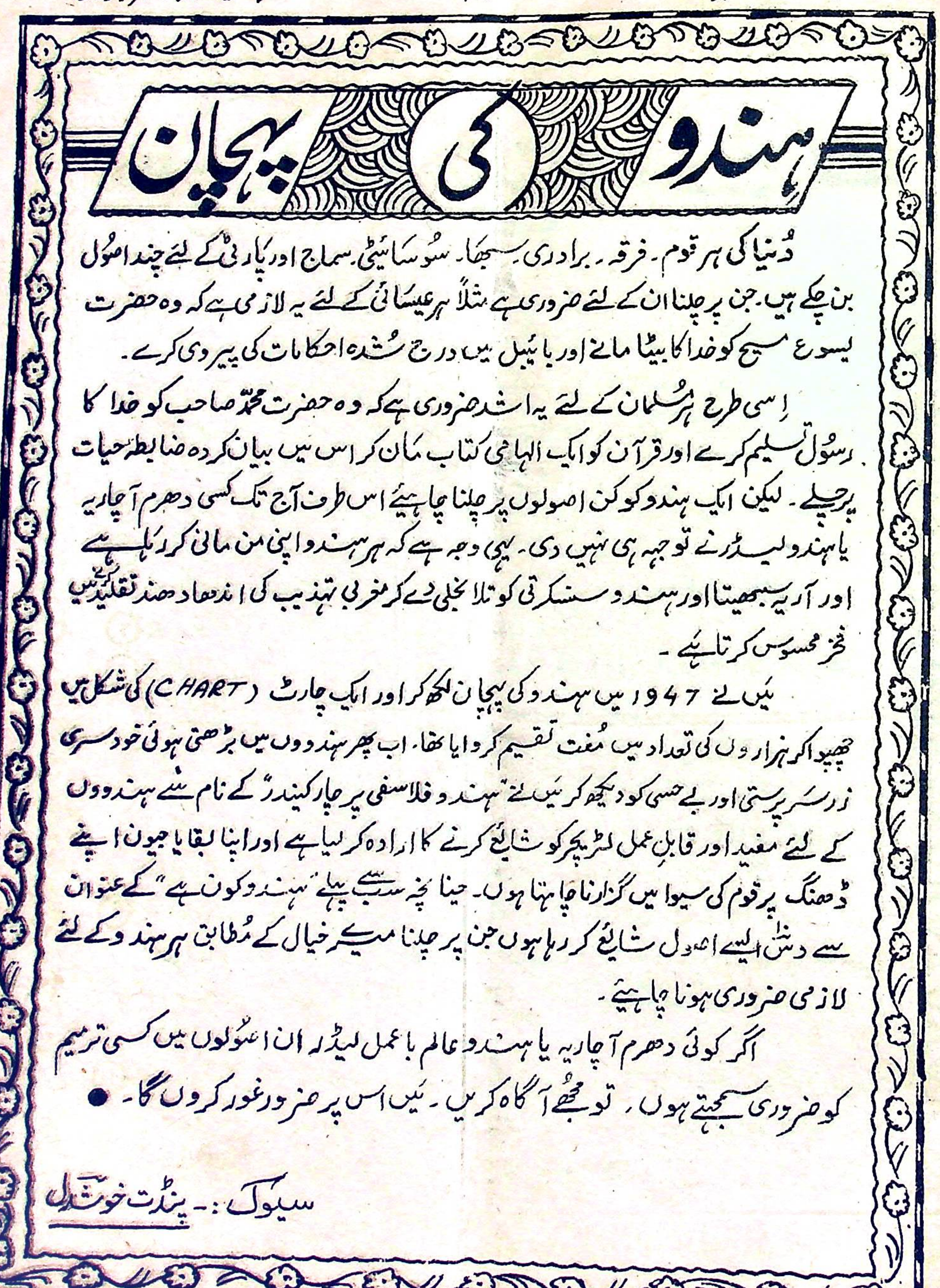
"دیش سیوک" کے ذریعہ آپ دیش اور سنسکرتی کی جو سیوا کر رہے ہیں۔ اسکے لئے مبارکباد۔
میں آپ کی شخصیت اور قلم کا مداح ہوں آپ کی نظمیں بلند پایہ کی اور کیریکٹر کو بنانے والی ہوتی ہیں جس دیش میں گئو ونش کا ناش ہو رہا ہو اور ہندوؤں کو ذلیل کیا جا رہا ہو۔ وہ دیش کیسے ترقی کر سکتا ہے۔ ایک کوی اور لیکھک جاتی کی بہت سیوا کر سکتا ہے اور دیش کی آتما کو جگا سکتا ہے۔ پرماتما آپ کو صحت بخشے۔ اور آپ کے قلم میں مزید طاقت دے۔
کوئی سیوا میرے یوگیہ۔

شُبھ چنتک:۔

پرتاپ سنگھ چودھری

ماڈل ٹاؤن۔ کرنال





ہندو کی پہچان

دُنیا کی ہر قوم۔ فرقہ۔ برادری۔ سبھا۔ سوسائیٹی۔ سماج اور پارٹی کے لئے چند اصول بن چکے ہیں۔ جن پر چلنا ان کے لئے ضروری ہے مثلاً ہر عیسائی کے لئے یہ لازمی ہے کہ وہ حضرت یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا مانے اور بائیبل میں درج شُدہ احکامات کی پیروی کرے۔

اِسی طرح ہر مُسلمان کے لئے یہ اشد ضروری ہے کہ وہ حضرت محمدؐ صاحب کو خدا کا رسُول تسلیم کرے اور قرآن کو ایک الہامی کتاب مان کر اس میں بیان کردہ ضابطۂ حیات پر چلے۔ لیکن ایک ہندو کو کن اصولوں پر چلنا چاہیئے اس طرف آج تک کسی دھرم آچاریہ یا ہندو لیڈر نے توجہ ہی نہیں دی۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ہندو اپنی من مانی کر رہا ہے اور آریہ سبھیتا اور ہندو سنسکرتی کو تلانجلی دے کر مغربی تہذیب کی اندھا دھند تقلید کرنے میں فخر محسوس کرتا ہے۔

مَیں نے 1947 میں ہندو کی پہچان لکھ کر اور ایک چارٹ (CHART) کی شکل میں چھپوا کر ہزاروں کی تعداد میں مُفت تقسیم کروایا تھا۔ اب پھر ہندوؤں میں بڑھتی ہوئی خود سری زر پرستی اور بے حسی کو دیکھ کر مَیں نے "ہندو فلاسفی پرچار کیندر" کے نام سے ہندوؤں کے لئے مفید اور قابلِ عمل لٹریچر کو شائع کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اپنا بقایا جیون اپنے ڈھنگ پر قوم کی سیوا میں گزارنا چاہتا ہوں۔ چنانچہ سب سے پہلے "ہندو کون ہے" کے عنوان سے دس ایسے اصول شائع کر رہا ہوں جن پر چلنا میرے خیال کے مُطابق ہر ہندو کے لئے لازمی ضروری ہونا چاہیئے۔

اگر کوئی دھرم آچاریہ یا ہندو عالم با عمل لیڈر ان اصُولوں میں کسی ترمیم کو ضروری سمجھتے ہوں، تو مجھے آگاہ کریں۔ مَیں اس پر ضرور غور کروں گا۔ ●

سیوک:۔ پنڈت خوشی لال



(۱) جو بھارت ورش کو اپنی پِتری بھومی اور پُنیہ بھومی مانتا ہو۔

(۲) جو وید۔ اُپنشد۔ پُران۔ رامائن۔ گیتا۔ مہا بھارت۔ دھمّ پد۔ جین درشن۔ گورو۔ گرنتھ صاحب وغیرہ سب یا ان میں سے کسی ایک کو اپنا دھارمک گرنتھ مانتا ہو!

(۳) جو اپنا نام ہندو سنسکرتی کے کسی شبد کے آدھار پر رکھتا ہو اور دھارمک گرنتھوں میں لکھے ہوئے اوتاروں۔ دیوی دیوتاؤں۔ رشیوں۔ مُنیوں۔ مہا پرشوں اور راجاؤں کے ناموں سے ملتے جُلتے ناموں کو اپناتا ہو۔

(۴) جو "اوم" شبد اور گائیتری منتر کو نہایت مقدّس مان کر اُن پر پوری شردھا رکھتا ہو۔

(۵) جو آریہ سنسکرتی اور بھارتیہ سبھیتا کو مانتا اور اُس پر عمل کرتا ہو یعنی اپنی پوشاک۔ خوراک اور رہنے سہنے کا ڈھنگ بھارتیہ دھارمک گرنتھوں کے مطابق رکھتا ہو۔

(۶) جو نہ تو گئو بدھ کرتا ہو اور نہ گئو ماس کھاتا ہو۔

(۷) جو بھارت ورش کے تہواروں مثلاً دیوالی۔ بسنت۔ شِوراتری۔ رام نومی۔ کرشن جنم اشٹمی۔ دُرگا پوجا اور وجے دشمی (دسہرہ) وغیرہ میں شامل ہوتا ہو۔

(۸) جو اُچیہ کوٹی کے سنتوں۔ دھرم آچاریوں۔ عالم باعمل۔ سیاسی لیڈروں۔ سماج سُدھارکوں دیش بھگتوں۔ قومی شاعروں اور دیش وجاتی کو عروج کی طرف لیجانے والے ویر پُرشوں کا آدر سنمان کرتا ہو۔ ان کی پالیسیوں اور ان کے پروگراموں سے اختلاف رکھتا ہوا بھی ان کی یاد میں ہونے والے اُتسووں۔ جلسوں اور سمیلنوں میں حصّہ لیتا ہو۔

(۹) جو بھارت ورش کے اتہاس کو اپنا اتہاس مانتا ہو اور بھارت کے تمام تیرتھوں۔ مندروں متھوں۔ گوردواروں اور دیگر دھارمک استھانوں کا احترام کرتا ہو اور بھارتیہ سبھیتا اور ہندو سنسکرتی پر چلنے والے لوگوں کو اپنا بھائی بندھو سمجھ کر اُن کے سُکھ۔ دُکھ میں شامل ہوتا ہو۔

(۱۰) جو شاستریہ سنسکاروں پر وشواش رکھتا ہو اور مسئلہ تناسخ یعنی آواگون کو مانتا ہو نیز مُردوں کو چِتا میں رکھ کر جلانے کے حق میں ہو (سنیاسیوں اور چھوٹے بچوں کو جل سمادھی دی جاتی ہے یا زمین میں دبایا جاتا ہے۔) • لیکھک :- پنڈت نوشدل

سنچالک :- ہندو فلاسفی پرچار کیندر ۱۱- موتی بازار- دہرہ دون۔



بھگونت راؤ شیر ساگر

وٹھل رکمنی یعنی کرشن اوتار سے سائیں باباکو دلی لگاؤ تھا اور بعض اوقات وہ اپنے آپ کو راد ھا کرشن میں جذب پاتے تھے۔ بھگونت راؤ شیر ساگر کی داستان اس کے ثبوت میں یہاں دہرائی جاتی ہے۔

بھگونت راؤ کے والد ماجد بلا ناغہ پنڈھرپور میں بھگوان وٹھل اور رکمنی کے درشن کرنے جایا کرتے تھے یہ عقیدت سدا بہار پھولوں کی مانند ان کے دل میں گھر کر چکی تھی اپنے گھر میں بھی انہوں نے جا بجا دیواروں پر وٹھل رکمنی کی تصویریں لگا رکھی تھیں۔ بھگونت راؤ نے اپنے والد محترم کی وفات کے بعد یہ سب کچھ بند کر دیا نہ پنڈھرپور کی زیارت کی اور نہ ہی دیواروں پر تصاویر رہنے دیں نیز پرستش کا دیگر بھی کوئی طریقہ جاری نہ رکھا۔

ایکبار بھگونت راؤ جب شرڈی میں گئے تو شام کی آرتی میں باباجی کے ساتھ رہے یکایک باباجی نے دریافت کیا "تم نے اپنے والد بزرگوار کی رسم پرستش کو بھی ترک کر دیا ہے اور وٹھل رکمنی مندر کی زیارت بھی بند کر دی ہے۔ صاحبزادے! کیا مجھے اور وٹھل بھگوان دونوں کو بھوکا مار ڈالنے کی ٹھان لی ہے"

باباکا یہ مشفقانہ لہجہ بھگونت راؤ کی نس نس پر چھا گیا وہ پہلے تو کچھ دیر باباجی کو حیرت سے تکتا رہا۔ پھر ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں اور رقت آمیز آواز میں بولا

"انتریامی! مجھے معاف کردو۔ میں اپنے راستے سے بھٹک گیا تھا۔ بے شک میری یہ بھول معافی کے قابل نہیں لیکن آپ دیا کے ساگر اور بخشن ہار ہیں۔ اسلئے اس بار تو مجھے معاف فرمائیں۔ آئندہ کبھی ایسی بھول نہ کرونگا"

یہ کہہ کر باباجی کے چرنوں میں گر گیا بابا نے اسے اٹھایا چھاتی سے لگایا اور دست شفقت اسکے سر پر پھیرتے ہوئے کہا۔ برخوردار۔ اچھے اور نیک کاموں میں کبھی غفلت نہیں کرنی چاہیئے۔ بھگونت راؤ نے باباجی کو یقین دلایا کہ مستقبل میں ان کو کبھی لاپرواہی اور کوتاہی کی بابت سننے کا موقع نہ ملیگا۔ باباجی نے آشیرواد دیا۔ اور بھگونت راؤ خوشی خوشی اپنے گھر لوٹ گیا۔

پراگ راج کا کنبھ میلہ

ہندوستان میں ہر بارہ سال کے بعد کنبھ میلہ یکے بعد دیگرے چار مندرجہ ذیل متبرک استھانوں پر لگتا ہے

(۱) ناسک میں گوداوری کے کنارے۔
(۲) پراگ راج (الہ آباد) میں تروینی پر گنگا جمنا اور سرسوتی ندیوں کے سنگم پر)
(۳) ہردوار میں شری گنگا جی کے تٹ پر
(۴) اجین میں۔

ایک دفعہ سائیں باباکے ایک عزیز شاگرد گنو مہاراج باباجی کے پاس پہنچے تو کہنے لگے۔ "مہاراج! اگر آپ اجازت دیں تو میں

پریاگ راج جاکر کمبھ کا میلہ دیکھ آؤں اور سنگم میں اشنان بھی کر آؤں۔" باباجی مسکراتے ہوئے بولے۔ بھگت گنو! تمہارا کمبھ تو شرڈی ہی میں ہونا چاہیئے۔ تمہیں پریاگ راج جاکر سنگم میں اشنان کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ وہاں بہت بھیڑ بھڑکا ہوگا۔ تم یہیں کمبھ کا اشنان کرلو۔ باباجی نے یہ کہہ کر اپنی دونوں ٹانگیں پھیلادیں۔ گنو مہاراج نے حیرت انگیز آنکھوں سے دیکھا کہ بابا کے دونوں انگوٹھوں سے پانی کی دو دھاریں نکل رہی ہیں۔ گنو مہاراج یہ معجزہ دیکھ کر فوراً باباجی کے قدموں میں گر گیا اور بولا۔ بھگوان! میرا اشنان کمبھ کا تو یہیں ہوگیا ہے اب میں الہ آباد نہیں جاؤں گا۔

بابا شرڈی میں

بھگوان سائیں ناتھ کب اور کہاں پیدا ہوئے۔ ان کے والدین کون تھے۔ اس راز پر ابھی تک پردا پڑا ہوا ہے۔ اس سلسلے میں کافی تحقیقات کی جاچکی ہیں لیکن کوئی تسلی بخش نتیجہ نہیں نکلا اور اس امر کا پتہ نہیں لگ سکا کہ سائیں بابا کے ماں باپ کون تھے اور وہ کہاں پیدا ہوئے۔ چنانچہ جس طرح نام دیو، بھگت کبیر اور دوسرے کئی روحانی مہا پرشوں کی پیدائش کا پتہ کوئی نہیں لگا سکا اور وہ چھوٹے بچوں کی حالت میں پائے گئے تھے۔ یعنی نام دیو جی تو بھیم رتھی ندی میں پڑے پائے گئے تھے اور بھگت کبیر جی بھاگیرتھی دریا کے کنارے ملے تھے۔ اسی طرح سائیں بابا بھی شرڈی گاؤں میں نیم کے ایک درخت کے نیچے سمادھی لگائے ہوئے پائے گئے تھے۔

لوگوں کا کہنا ہے کہ اُس وقت وہ برہم گیان میں ماہر ہوچکے تھے۔ اور دن رات کا بیشتر حصہ سمادھی لگانے میں صرف کرتے تھے۔ دُنیا کے کسی کام سے اُن کو کوئی دلچسپی نہ تھی۔ وہ ہر وقت بھگوان کی یاد میں مست وشاد رہتے تھے۔

کسی نے کچھ کھلادیا تو کھالیا۔ ورنہ اپنے آسن سے اُٹھ کر بھکشا کے لئے بھی کہیں نہیں جاتے تھے۔ چوبیس گھنٹے نیم کے درخت کے نیچے ہی بیٹھے رہتے۔ ●

(باقی آئندہ)

میری کھوج

ہمارے تمام رشیوں، منیوں، پیروں، فقیروں اور دھارمک گوروں نے اپنی ساری زندگی خدا کی کھوج کرنے میں لگادی

لیکن

مَیں نے اپنی تمام عمر یہ کھوج کرنے میں لگادی کہ انسان کیا ہے؟ اور یہ حقیقت ہے کہ میں انسان کی فطرت، خصلت اور اس کی نیت کو ابھی تک نہیں سمجھ سکا۔ (پنڈت خوشدل)


اہلِ وطن کو
جشنِ جمہوریت
مُبارک ہو۔
یاد رکھیں! بیمار اور کمزور شخص نہ تو خود اپنی زندگی کا سچا سُکھ حاصل کر سکتا ہے اور نہ قوم و مُلک کی کوئی خدمت سرانجام دے سکتا ہے
آیورویدک کی مشہور زماں ٹانک (TONIC) جو ہر موسم اور ہر عمر میں مُفید ہے۔
ہماری فارمیسی اس ٹانک کو آیورویدک شاستر میں درج طریقہ پر تیار کرتی ہے جس میں
خالص شہد اور گائے کا گھی استعمال کیا جاتا ہے۔
च्यवन प्राश
CHYAWAN PRASH
چَون پراش
بچوں میں چستی — نوجوانوں میں پھُرتی اور بوڑھوں میں توانائی لاتا ہے
اس کے علاوہ ہماری فارمیسی کی تیار کردہ دیگر
آیُورویدک ادویات (اوشدھیوں) پر آپ کامل بھروسہ
رکھ سکتے ہیں —— آزمائش شرط ہے۔
श्रीमूलराज
आयुर्वेदिक फार्मेसी
दूरभाष: ५१९२
شری مولراج
آیورویدک فارمیسی
۲۱- نیوکینٹ روڈ- دہرہ دُون
فون نمبر 5192
تلوار آیورویدک اوشدھ بھنڈار
۶۸ — گاندھی روڈ- دہرہ دُون
فُون نمبر 3246
مقامی
منظور شُدہ
فروخت کنندہ
برانچ آفس
سہارنپور
فون نمبر 4197


اہل وطن کو
جشن جمہوریت مبارک ہو
راج ٹرانسپورٹ کمپنی رجسٹرڈ
انبالہ روڈ۔ سہارنپور
برانچیں اور ایجنسیز
اتر پردیش۔ پنجاب۔ ہریانہ۔ جموں کشمیر
ہماچل پردیش اور دھلی
राज ट्रांसपोर्ट
कम्पनी रजि०
अम्बाला रोड
सहारनपुर
ہماری خصوصیات
بیمہ شدہ گودام
کلیمز کی فوری ادائگی
نئے ماڈل کے ڈیزل ٹرک
وقت کی پابندی
کرایہ واجبی
RAJ TRANSPORT CO. (REGD.)
RAJ BUILDING - AMBALA ROAD. SAHARANPUR.
فون نمبر 3110 اور 4583
جسبیر سنگھ راجہ
پروپرائٹر
ترلوچن داس کالیہ
منیجر
गणतन्त्र दिवस के पुनीत पर्व पर
राष्ट्र के सर्वतोमुखी
(उत्थानहेतु)
शुभ कामनाएं अर्पित करते हैं
दूर भाष: 3740
नरेन्द्र एण्ड कं०
59 गांधी रोड
देहरादून
दूर भाष: 3740 6740
नरेन्द्र
एक्सप्लोसिव्ज़
लिमिटेड
गांधी रोड, देहरादून
दूर भाष: 3965
दून उद्योग
प्रा० लि०
59 गांधी मार्ग, देहरादून

مزاج عوام

کیسا فساد ہے یہ مزاجِ عوام میں
لوگوں میں بڑھ رہا ہے بلا کا جنون روز
اِصلاحِ حال کی کوئی صورت تو سوچیے
دو چار قتل روز تو دس بیس خون روز

ضروری — نویدن

اپنے حقوق مانگنے سے پیشتر یہ ضروری ہے کہ ہم سب اپنے قومی و مُلکی فرائض کو بھی پورا کریں اپنے ہموطنوں کی خدمت کرنا ہی بھگوان کی سب سے بڑی عبادت ہے!

نویدک:- کنور برج بھوشن دہرہ دُون



جرنلزم کو فورتھ اسٹیٹ یعنی حکومت کا چوتھا ستون کہا جاتا ہے لیکن ہندوستان میں جرنلزم کو اونچا اُٹھانے اور اس کو گندگی سے بچانے کے لئے ابھی تک کچھ نہیں کیا گیا سرکار نے اس پیشے پر پابندیاں تو بڑھا دی ہیں لیکن اس پیشہ کو موقعہ پرست جاہل اور بلیک میل کرنے والے لوگوں سے بچانے کیلئے سخت قوانین نہیں بنائے۔

اب جبکہ بھارت کی آزادی اور سلامتی کو سخت خطرہ درپیش ہے حکومت کا یہ فرض ہے کہ وہ سب سے پہلے اس پیشے کو گندگی سے پاک کرے اور کچھ ایسے قوانین بنائے جس سے ہرا یرا غیرا اور نتھو خیرا ایڈیٹر نہ بن سکے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ڈاکٹری اور وکالت کے پیشے اختیار کرنیوالے اشخاص کی طرح ایڈیٹروں پر بھی یہ پابندی لگا دی جائے کہ وہ جرنلزم کے علاوہ اور دوسرا کوئی دھندا نہ کریں نیز جن اخبار نویسوں نے پچھلے تین سالوں میں پریس رجسٹرار کو اپنے اخبارات کے متعلق غلط اعداد و شمار دیئے ہیں۔ اور دیدہ دانستہ غلط بیانی کی ہے۔ ان کے خلاف مقدمات چلائے جائیں۔

یاد رکھیں جب تک جرنلزم کا پیشہ انتہائی دیانتدار۔ اصول پرست۔ قابل۔ بلند اخلاق اور سچے محب الوطن کے ہاتھوں میں نہ ہوگا۔ تب تک دیش کی اخلاقی حالت میں بہتری ناممکن ہے۔

اسلئے موجودہ پریس ایکٹ میں فوری تبدیلی کی جائے اور جرنلزم کے وقار کو اونچا اُٹھانے کے لئے مناسب قدم اُٹھایا جائے ۔۔۔ کیونکہ ؎

جو سمجھتے ہی نہیں علم و ادب کا مفہوم
وہ بھی کہلاتے ہیں فنکار! یہ کیا بات ہوئی

بے عمل ننگِ شرافت ہیں جو فتنہ پرداز
وہ بھی ہیں مالکِ اخبار! یہ کیا بات ہوئی
(پنڈت خوش دل)

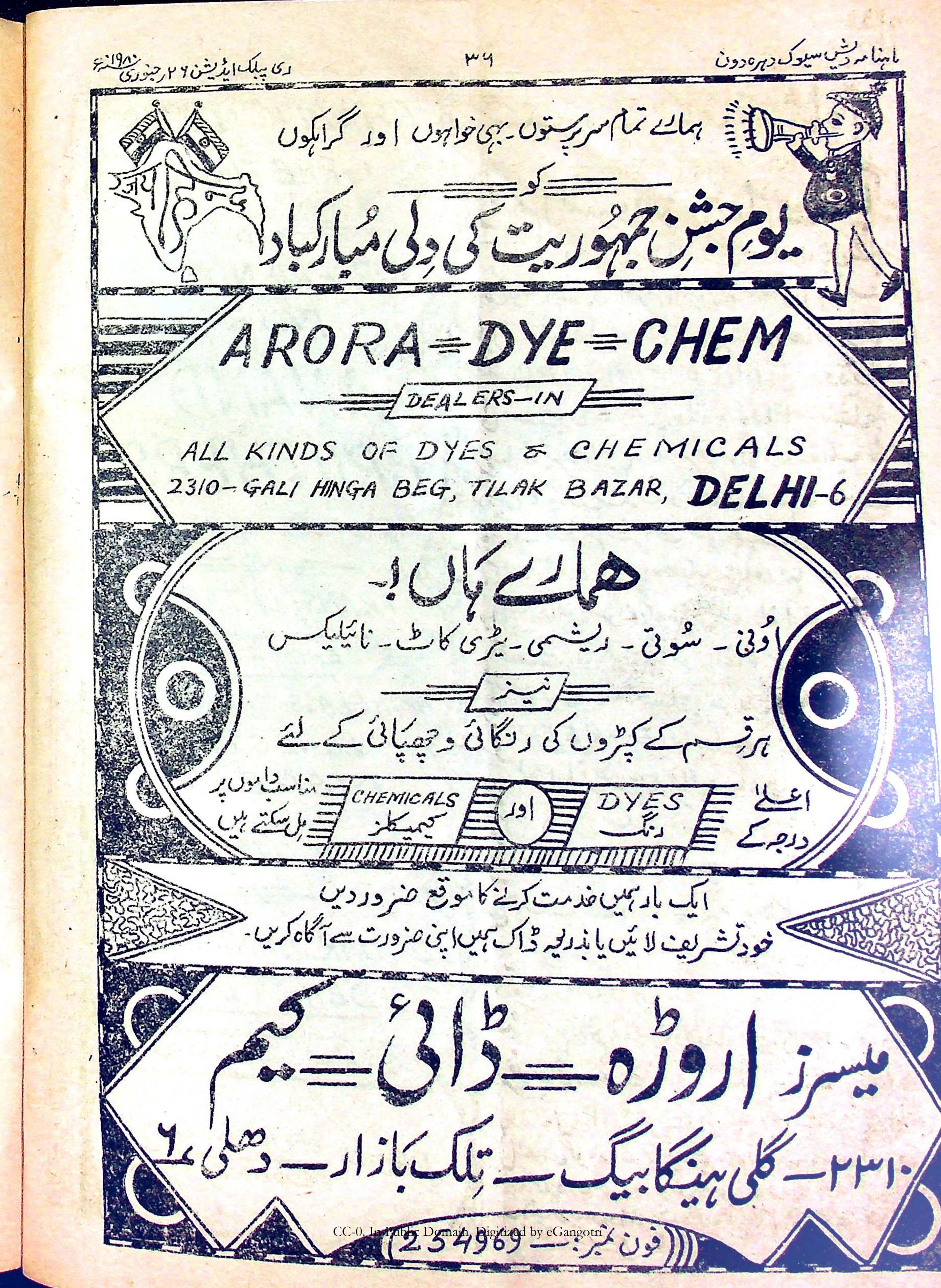
ستیہ سروپ مہاتما شہنشاہ جی
کا
جنم اُتسو دھوم دھام سے منایا گیا

۲۲ جنوری سنہ ۱۹۸۰ء یعنی بسنت پنچمی کے پوتر دن کو شہنشاہی آشرم راجپور کے سنستھاپک ستیہ سروپ مہاتما شہنشاہ جی کا جنم دن بہت شردھا اور دھوم دھام سے منایا گیا۔ سوامی برہمانند جی اور ایک دو دیگر سادھوؤں نے منشیہ جیون کے لکش پر بولتے ہوئے مہاتما شہنشاہ جی کو اپنی اپنی شردھانجلی دی۔ شری مولو انی نے ایک سُندر بھجن گایا اور پنڈت خوشدل نے مہاتما شہنشاہ جی کو ایک منظوم شردھانجلی بھینٹ کی۔

آشرم کے ادھیکش اور مہاتما شہنشاہ جی کے چیلے خاص سوامی گوبند انند نے اپنے گورو دیو کی شخصیت اور عظمت کو موثر الفاظ میں بیان کیا اور کہا کہ مجھے تو مہاتما شہنشاہ جی نے گول کیپر (GOLE-KEEPER) مقرر کیا ہوا ہے اسلئے میں آشرم کی ترقی کے لئے اپنا فرض سرانجام دیتا رہتا ہوں۔

اسٹیج سکریٹری کے فرائض شری دھرمانند شاستری نے سرانجام دیئے۔ یہ شاستری جی آشرم کی طرف سے نکلنے والے ماہنامہ "سروپکاری" کے ایڈیٹر بھی ہیں اور آشرم کے ہر کام میں دلچسپی رکھتے ہیں نیز ہفتہ واری ست سنگ کے روح رواں بھی ہیں۔

آشرم کی منیجر ماتا سیتا دیوی کا ذکر کرنا بھی یہاں ضروری ہے جو جو بھائی حمدی سے آشرم کا انتظام بہت اچھے ڈھنگ سے چلا رہی ہیں۔ اور آشرم سے ایک پیسہ بھی اپنے خرچ کیلئے نہیں لیتیں۔ سوامی گوبندانند جی کی دیکھ ریکھ اور ان کی سیوا اس بڑھاپے میں بھی پوری لگن اور خوش اسلوبی سے کر رہی ہیں۔ آشرم کے انتظامات میں ایک نوجوان رام پرشاد بھی ماتا جی کا ہاتھ بٹاتا ہے۔ اس کا کام بھی قابل تعریف ہے۔ ●●


ہمارے تمام سرپرستوں۔ بہی خواہوں اور گراہکوں
کو
یوم جشن جمہوریت کی دلی مبارکباد
ARORA = DYE = CHEM
DEALERS–IN
ALL KINDS OF DYES & CHEMICALS
2310–GALI HINGA BEG, TILAK BAZAR, DELHI-6
ہمارے ہاں!
اونی۔ سوتی۔ ریشمی۔ ٹیری کاٹ۔ نائیلیکس
نیز
ہر قسم کے کپڑوں کی رنگائی و چھپائی کے لئے
اعلیٰ درجہ کے
DYES
رنگ
اور
CHEMICALS
کیمیکلز
مناسب داموں پر
مل سکتے ہیں
ایک بار ہمیں خدمت کرنے کا موقع ضرور دیں
خود تشریف لائیں یا بذریعہ ڈاک ہمیں اپنی ضرورت سے آگاہ کریں۔
میسرز اروڑہ ڈائی کیم
۲۳۱۰۔ گلی ہینگا بیگ۔ تلک بازار۔ دہلی ۶
فون نمبر:۔ 254969

طنزیہ

خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ

از [illegible]

رہیں ہم پہ جینے کی سب بند راہیں — دلوں میں مچلتی رہیں سرد آہیں
غم و رنج سے ہوں پریشاں نگاہیں — مگر اپنے نیتا یہی ہم سے چاہیں
وطن کی محبت کے نغمے گیت گاؤ
خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ

گرانی کی اب کیوں سناؤ کہانی — کرو ترک رونے کی عادت پرانی
خدا کیلئے چھوڑو اب نوحہ خوانی — کہ جنتا کی ہے دیش پر حکمرانی
شکایت نہ جنتا کی ہونٹوں میں لاؤ
خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ

نہیں ملتی روزی تو غم کھا کے جی لو — دوا کی بجائے لہو اپنا پی لو!
اگر روئے دل تو زباں اپنی سی لو — بلائیں مگر اپنے نیتاؤں کی لو!
ہمیشہ سر آنکھوں پہ ان کو بٹھاؤ
خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ

کہو یہ نہ ہرگز کہ ناشاد ہم ہیں — مصیبت کی بستی میں آباد ہم ہیں
یہ مانا بہر طور برباد ہم ہیں — مگر کیا یہ کم ہے کہ آزاد ہم ہیں
بڑے زور سے مل کے تالی بجاؤ
خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ

کبھی لیڈروں پہ نہ انگلی اٹھاؤ — یہی ہیں خدا ان پہ ایمان لاؤ!
انہی کی خوشی کے لئے ناچو گاؤ — یہ شبھ دن ہے خوش دل نہ آنسو بہاؤ
دکھاوے کی خاطر ذرا مسکراؤ!
خوشی یوم جمہوریت کی مناؤ



فون نمبر

دفتر :۔ 44747 رہائش :۔ 616764

جمہوریت! علامہ اقبال کی نظر میں!

اِس راز کو اک مردِ فرنگی نے فاش
ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت اک طرزِ حکومت ہے کہ جس میں
بندوں کو گنا کرتے ہیں۔ تولا نہیں کرتے

آجکل کی سیاست — ایک حق پرست شاعری میں

یہ آج کل کی سیاست عجب سیاست ہے
فریب کار بھی اقبال مند ہوتے ہیں!
رِیا و مکر سے آلود جن کی نیت ہے
خدا کی شان وہی سربلند ہوتے ہیں

(پیشہ)

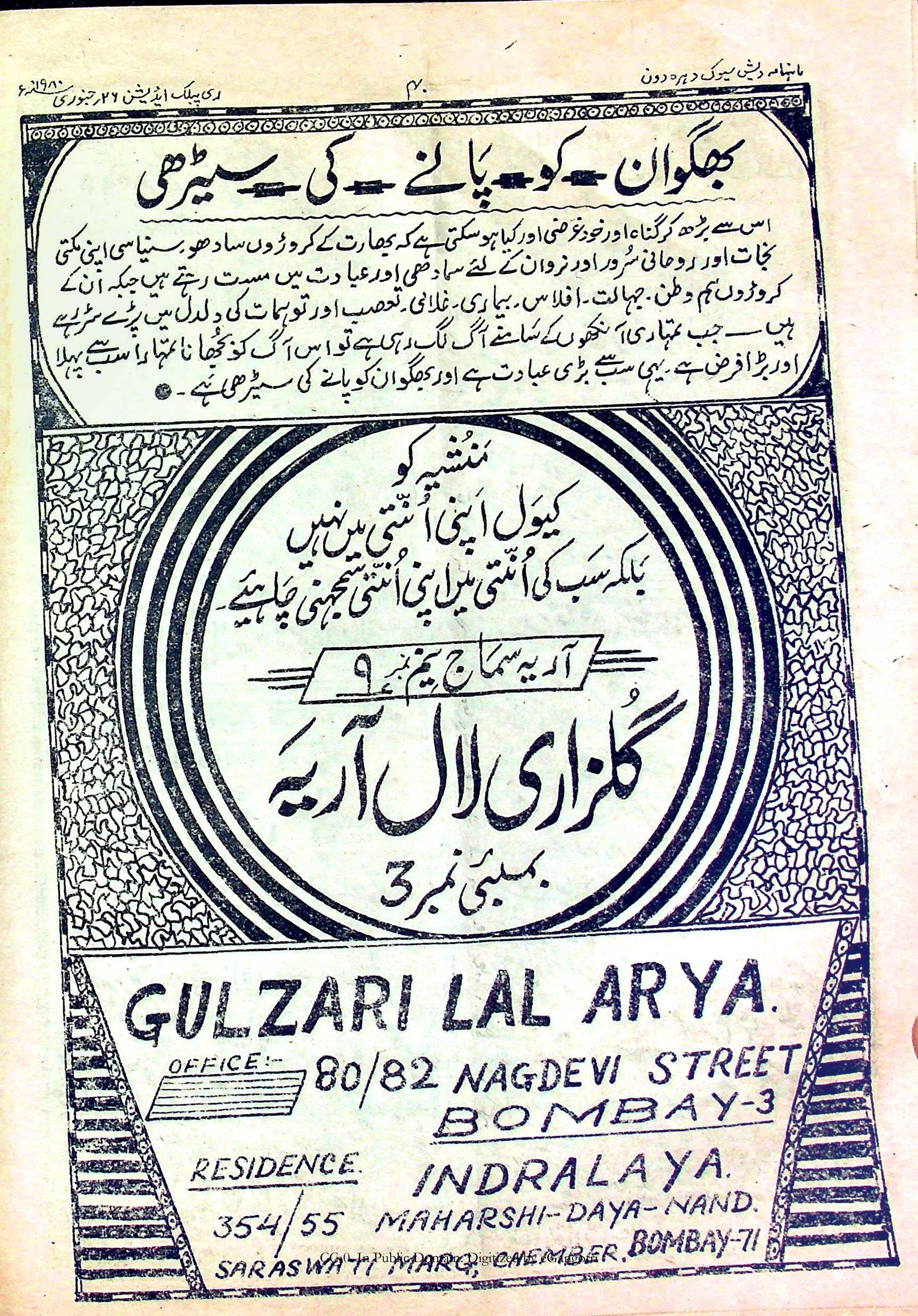
اکڑ کر بولے اک نیتا کسم بائی طوائف سے
تمہارا دھرم پیشہ ہے، ہمارا دیش سیوا ہے
بڑی گستاخ تھی کہنے لگی، بندھو چھما کیجئے!
وہاں پبلک میں پیشہ ہے، یہاں پردے میں پیشہ ہے

(بھاشن اور راشن)

گرانی مفلسی بے روزگاری، قحط، بیماری
یہ فتنے کیا ہماری موت کا کاشن نہیں دیتے
مگر یہ خوش بیاں لیڈر یہ ناکارہ سیاستداں
فقط بھاشن دیئے جاتے ہیں اور راشن نہیں دیتے

تو کیا ہوگا؟

وہ انساں رات دن جو چور بازاروں میں لٹتے ہیں
حدودِ ضبط سے باہر نکل آئے تو کیا ہوگا؟
بہت قحط و گرانی سے پریشاں ہو چکے مفلس!
پریشانی بغاوت سے بدل جائے تو کیا ہوگا؟


بھگوان — کو — پانے — کی سیڑھی
اس سے بڑھ کر گناہ اور خود غرضی اور کیا ہو سکتی ہے کہ بھارت کے کروڑوں سادھو سنیاسی اپنی مکتی نجات اور روحانی سرور اور نروان کے لئے سادھی اور عبادت میں مست رہتے ہیں جبکہ ان کے کروڑوں ہم وطن۔ جہالت۔ افلاس۔ بیماری۔ غلامی۔ تعصب اور توہمات کی دلدل میں پڑے سڑ رہے ہیں — جب تمہاری آنکھوں کے سامنے آگ لگ رہی ہے تو اس آگ کو بجھانا تمہارا سب سے پہلا اور بڑا فرض ہے۔ یہی سب سے بڑی عبادت ہے اور بھگوان کو پانے کی سیڑھی ہے۔
منشیہ کو
کیول اپنی اُنتی میں نہیں
بلکہ سب کی اُنتی میں اپنی اُنتی سمجھنی چاہیے۔
آریہ سماج نیم نمبر ۹
گلزاری لال آریہ
بمبئی نمبر 3
GULZARI LAL ARYA.
OFFICE:- 80/82 NAGDEVI STREET
BOMBAY-3
RESIDENCE. INDRALAYA.
354/55 MAHARSHI-DAYA-NAND.
SARASWATI MARG, CHEMBER. BOMBAY-71

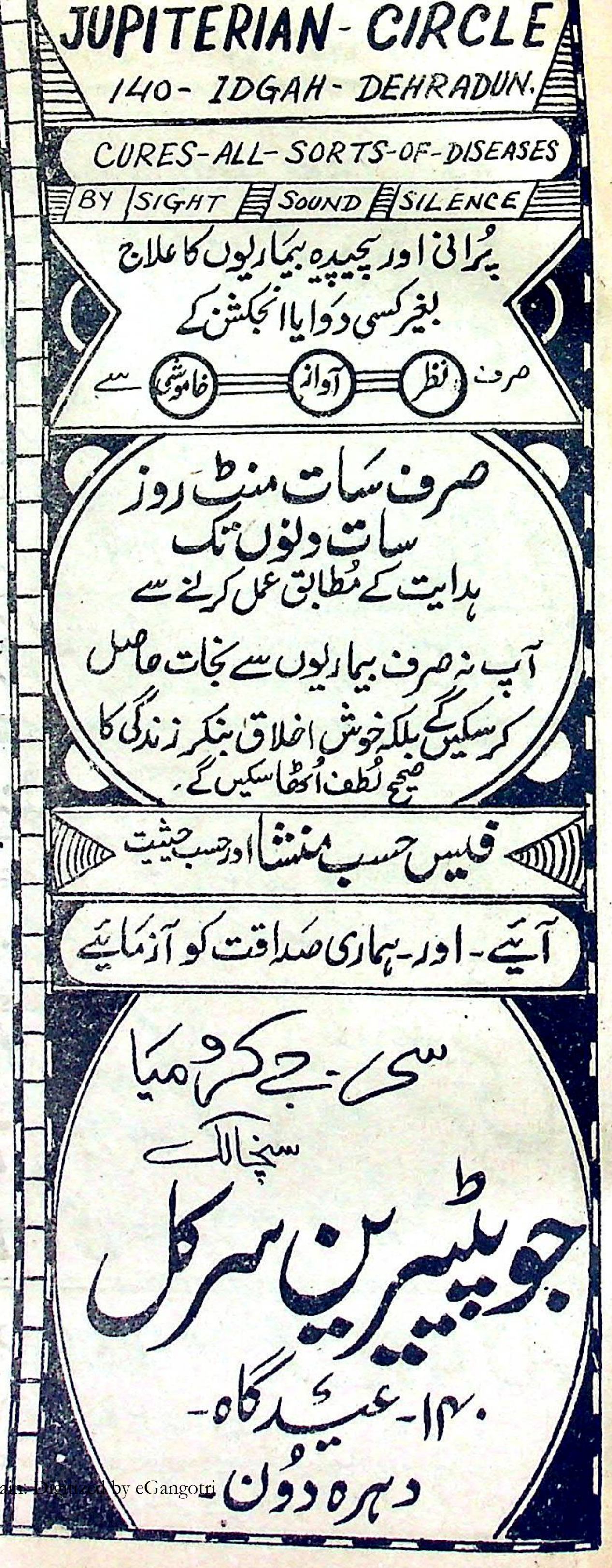


اکثر لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا نہ رہیں کہ ۲۱ یا ۲۲ نومبر سنہ ۱۹۷۹ء سے پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہو چکا ہے۔ تواریخ میں اتنی فاش غلطی کی مثال ملنا مشکل ہے کہ پورا ۳۵۵ دن کا سال ہجری غائب کیا جا رہا ہے لہٰذا میں بہت مختصر بیان کروں گا کہ یہ چودھویں صدی ہجری کا آخری سال کا آغاز ہوا ہے اور اس کو میں تفصیل وار ۶ نومبر و ۲۸ نومبر سنہ ۱۹۷۹ء روزنامہ "ناظم" رامپور یو۔پی میں اور ۷ دسمبر ۱۹۷۹ء روزنامہ "آبشار" کلکتہ میں شائع کرا چکا ہوں آپ وہاں تفصیل سے دیکھ لیں۔

آپ یوں سمجھ سکتے ہیں کہ گھنٹہ ۶۰ منٹ کا ہوتا ہے اور گھنٹہ کا شمار ان ۶۰ منٹ کے بعد ہوتا ہے لیکن دن یا تاریخ کا شمار یا سال یا صدی کا شمار پہلے ہی کر لیا جاتا ہے انگریزی قاعدے کے مطابق رات کے ۱۲ بجے کے بعد جو بھی سکنڈ یا منٹ گزرے گا وہ آنیوالے دن کا مانا جائے گا۔ اسی طرح صدی گذرنے میں سو سال لگتے ہیں اور سال گذرنے میں ۳۶۵ دن عیسوی اور ۳۵۴ دن مہینہ گذرنے میں ہجری ۲۹ یا ۳۰ دن اور عیسوی ۳۱ دن تک لگتے ہیں تو چودھویں صدی ہجری کا آخری سال جس کا آغاز یکم محرم الحرام ۱۴۰۰ھ سے ہوا ہے ۱۲ مہینے گذرنے پر یہ سال پورا ہوگا۔ یعنی ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۰۰ھ کو چودھویں صدی ہجری پوری ہوگی اور یکم محرم الحرام بروز اتوار ۱۴۰۱ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۸۰ء میں مغربی ممالک میں اور بروز پیر یکم محرم ۱۴۰۱ھ مطابق ۱۰ نومبر سنہ ۱۹۸۰ء کو مشرقی ممالک جیسے پاکستان و ہندوستان میں پندرہویں صدی ہجری کا آغاز ہوگا۔ ●

بشکریہ "ہمارا دور" دہلی


اہلِ وطن کو جمہوریت کا جشن مبارک ہو
آزادی کی بقا اور حفاظت کے لئے
صنعتی ترقی نہایت لازمی اور بہت ضروری ہے
اس نازک ترین دور میں ہمارا نعرہ یہ ہونا چاہیئے۔ محنت اور اتحاد
اگر ہر شخص اپنے قومی و ملکی فرض کو ایمانداری سے سرانجام دینے کا عہد کرے تو
ہمارے دیش کے عوام قابلِ فخر بن سکتے ہیں۔
یاد رکھیں!
دہرہ دون لائم انڈسٹری ملک کی تعمیر و ترقی کے کاموں میں
نمایاں پارٹ ادا کر رہی ہے
بلاشبہ یہ گڑھوال منڈل کی سب سے بڑی انڈسٹری ہے
جس کی بدولت
اس علاقہ کے ہزاروں اشخاص اپنی روٹی و روزی کا مسئلہ حل کر چکے ہیں
DEHRADUN LIMESTONE QUERRY OWNERS
ASSOCIATION
DEHRADUN.
اینیش اوبرائے
منتری
REPUBLIC DAYS
GREETINGS
سی۔ ایل۔ دھون
پردھان


JUPITERIAN-CIRCLE
140-IDGAH-DEHRADUN.
CURES-ALL-SORTS-OF-DISEASES
BY SIGHT SOUND SILENCE
پرانی اور پیچیدہ بیماریوں کا علاج
بغیر کسی دوا یا انجکشن کے
صرف نظر آواز خاموشی سے
صرف سات منٹ روز
سات دنوں تک
ہدایت کے مطابق عمل کرنے سے
آپ نہ صرف بیماریوں سے نجات حاصل
کر سکیں گے بلکہ خوش اخلاق بنکر زندگی کا
صحیح لطف اٹھا سکیں گے۔
فیس حسب منشا اور حسب حیثیت
آئیے۔ اور ہماری صداقت کو آزمائیے
سی۔ جے۔ کرومیا
سنچالک
جوپیٹیرین سرکل
۱۴۰۔ عیدگاہ۔
دہرہ دون


اہلِ وطن کو
یوم جشن جمہوریت
مبارک ہو۔
WITH-BEST-COMPLIMENTS
FROM
DOON VALLEY COMBERS
PVT, LTD.
دُون ویلی کومبرز پرائیویٹ لمیٹڈ
DIVERSION ROAD
DEHRA DUN.
ڈائیورشن روڈ - دہرہ دُون
COMBERS تار کا پتہ
فون نمبر 55 راجپور
REPUBLIC DAY'S GREETINGS.
TO
ALL OUR PATRONS & CUSTOMERS.


MONTHLY "DESH-SEWAK" DEHRADUN.
REGD No DN35
RS 125/= سرپرست:- ایکسو پچیس روپے
RS 60/= معاون:- ساٹھ روپے
RS 12/= بالانہ چندہ:- بارہ روپے
RS 1/= قیمت فی کاپی:- ایک روپیہ
پانے والے کا نام وپتہ
ADDRESS.
Editor
NAYA WALWALA
G.P.O. Box No
SRINAGAR (KAS IR)
اُجرت اشتہارات
RS 150/ پورا صفحہ ڈیڑھ سو روپے
RS 75/ آدھا صفحہ پچہتر روپے
RS 40/ چوتھائی صفحہ چالیس روپے
RS 2/50 اس سے کم جگہ کے لئے فی سینٹی میٹر
ہمارے تمام سرپرستوں، بہی خواہوں اور گراہکوں کو
یوم جشن جمہوریت مبارک ہو
دہلی
بمبئی
احمد آباد
کلکتہ
کانپور
لکھنؤ
کے لئے
اپنے مال کی بکنگ کے سلسلے میں ہماری خدمات حاصل کریں
منزل مقصود پر مال پہنچانے کی گارنٹی
کرایہ واجبی اور وقت کی پابندی
نوٹ
دہلی۔ کانپور۔ گونڈیا ٹرانسپورٹ کمپنی۔ منٹگمری کوآپریٹو گڈس ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹیڈ اور سرجیت ٹرانسپورٹ کمپنی رجسٹرڈ کے بک شدہ مال کی ڈلیوری (DELIVERY) ہمارے ہاں ہوتی ہے۔
JAGDISH TRANSPORT CO
BOMANJI ROAD.
SAHARANPUR.
فون 4646
جگدیش ٹرانسپورٹ کمپنی
بومنجی روڈ۔ سہارنپور
فون نمبر 5625
نزد راکیش ٹاکیز نئی سبزی منڈی سہارنپور
ڈلیوری آفس